تار کا پتہ — اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

الفضل قادیان بٹالہ — THE ALFAZL QADIAN — قیمت فی پرچہ ۲/

اخبار

ہفتہ میں دوبار

الفضل

قادیان

قیمت سالانہ پیشگی ... بیرون ہند ...

ایڈیٹر :- غلام نبی ☆ اسسٹنٹ - مہر محمد خان





| نمبر ۷۲ | مورخہ ۱۴ مارچ سنہ ۱۹۲۴ء | یوم جمعہ | مطابق ۷ شعبان سنہ ۱۳۴۲ھ | جلد ۱۱ |
|---|---|---|---|---|


## مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے گلے میں تکلیف بدستور ہے۔ گو پہلے کی نسبت آرام ہے۔

قادیان کے تمام مدارس کے سالانہ امتحان ہو رہے ہیں۔ جناب حافظ روشن علی صاحب کی جماعت مبلغین با قاعدہ کام کر رہی ہے۔ جماعت دہم تعلیم الاسلام ہائی سکول کے طلباء بٹالہ میں اپنا سالانہ امتحان دے رہے ہیں۔

جناب مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے اپنے اخبار (اہلحدیث ۷ مارچ) میں مذہبی سکھوں کے قبول اسلام کے متعلق جس بے اعتمادی کا اظہار کیا ہے اس کا جواب انشاء اللہ آئندہ اشاعت اخبار میں درج ہو گا۔

مجلس مشاورت کے متعلق تمام جماعتیں اپنے بہترین ...

## حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا خط
## شیخ رحمت اللہ صاحب کے نام

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے شیخ رحمت اللہ صاحب مالک انگلش ویئر ہوس لاہور کو انکی علالت کے آخری ایام میں جو خط لکھا۔ وہ حسب ذیل ہے:-

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی شیخ صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آج رات کو مجھے یہ معلوم کر کے کہ آپ سخت بیمار ہیں۔ بہت افسوس ہوا۔ میں اسوقت خود بیمار ہوں۔ اور دریا پر آب ہوا کی تبدیلی کے لئے آیا ہوا ہوں۔ رات کو مجھے دل کے ضعف کا دورہ بھی ہو گیا۔ میں اس خط کے ذریعہ آپ کی عیادت کرتا ہوں اور مفتی محمد صادق صاحب کو بھی بھیجتا ہوں۔ وہ زبانی بھی میری طرف سے عیادت کرینگے کہ خط سے معتبر اور محب مخلص زیادہ وضاحت سے قلبی ہمدردی کا اظہار کر سکتا ہے۔

میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو شفا عطا فرمائے اور میں اس دعا کی اور بھی زیادہ تحریک پاتا ہوں جب میں سمجھتا ہوں کہ ابھی آپ کے ذمہ ایک کام ہے جس کا ادا کرنا ضروری ہے کہ میں نے بارہا حضرت مسیح موعود کو رویا میں دیکھا ہے۔ اور یہ معلوم کیا ہے کہ جہاں دوسرے بعض لوگوں پر ناراض ہیں۔ آپ سے کم ناراض ہیں۔ بلکہ ایک دوستانہ گلہ آپ سے رکھتے ہیں۔ جس سے میں معلوم کرتا ہوں کہ آپکی خاموشی اور فتنہ میں عملی حصہ نہ لینے کو آپ کی روح نے ایک حد تک قدر کی نگاہ سے دیکھا ہے۔ مجھے بعض اور خوابوں میں بھی آپ کے دل کی حالت بعض دوسرے لوگوں کی نسبت اچھی دکھائی گئی ہے اسلئے بھی اور ان متواتر خدمات کو یاد کرتے ہوئے بھی جو آپ نے حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں کیں۔ میرا دل آپ کی جدائی پر کڑھتا ہے اور تمنا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو

اس وابستگی سے علیحدہ نہ کرے۔ جو آپ کو پہلے حاصل تھی۔ اے خدا تو ایسا کر۔

مینے آپ کی دلی خواہش اور غالباً آپ کی بیماری کو پچھلے دنوں ایک رویا کے ذریعہ معلوم کیا تھا۔ جو مفتی صاحب کو میں سنا چکا ہوں۔ غالباً انکو یاد ہوگی۔

میں آپ کو ایسے وقت میں کہ آپ بیمار بھی ہیں۔ اور میں بھی بیمار ہوں یقین دلاتا ہوں۔ کہ مینے جو کچھ کیا ہے۔ محض ابتغاء لمرضات اللہ کیا ہے۔ اسمیں ہرگز نفسانی خواہشات کا دخل نہیں۔ میں اس خدائے لایزال ولم یزل کی قسم کھاکر کہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اس تمام اختلافات کے زمانہ میں ایک آن کے لئے اور ایک چھوٹے سے چھوٹے امر میں بھی میں نے اپنے نفس کے لئے یا جوش یا خود غرضی سے بھر کر یا جلد بازی سے کسی مسئلہ کے متعلق فیصلہ نہیں کیا۔ مینے دیکھ کر سمجھ کر استخارہ کر کے دعائیں کر کے۔ بشارتیں پاکر ان مسائل کا اظہار کیا ہے۔ جن کا میں اسوقت اظہار کر رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس امر کو جانتا ہے۔ کہ میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایسا ایمان رکھتا ہوں اور آپ کی ایسی محبت رکھتا ہوں کہ اور کسی انسان پر مجھے اس درجہ کا ایمان نہیں اور اس قسم کی محبت نہیں میں آپ کو خاتم النبیین سمجھتا ہوں لیکن باوجود اس کے میرے نزدیک اسلام سے سلسلہ نبوۃ کو قطع کرنا اسلام کی تباہی کا موجب ہے۔ اور حقیقت سے دور ہے۔ اور میں مرزا صاحب کو ایسا ہی رسول سمجھتا ہوں جو اسلام کے احیاء اور اس کی خدمت کیلئے آئے تھے۔ نہ کہ کوئی نئے احکام لائے تھے۔ ہاں میں یہ سمجھتا ہوں کہ ایسے نبی بھی فی الواقع نبی ہوتے ہیں نہ کہ غیر نبی۔

میں یقین اور ایمان رکھتا ہوں کہ سلسلہ کی اشاعت اسلام کی ترقی کے لئے نہایت ضروری ہے۔ بغیر احمدیت کے پھیلانے کے اسلام اور کسی تدبیر سے زندہ نہیں رہ سکتا۔ اس لئے اس طرف سے کوتاہی اسلام کی خیر خواہی نہیں۔ اس سے دشمنی ہے خدا گواہ ہے کہ خلافت حاصل کرنے کے لئے نہیں بلکہ اس یقین کی وجہ سے کہ اس کے بغیر سلسلہ کا قیام ناممکن ہے۔ میں خلافت کا قائل ہوں۔ اگر اس بوجھ کو کوئی اور اٹھاتا۔ تو مجھے اس سے زیادہ کوئی امر پسند نہ تھا مگر خدا کی مشیت نے صرف اس مقام پر مجھے کھڑا کر دیا ہے میرے نفس نے کبھی اسکی خواہش نہیں کی۔

غرض مینے جو کچھ کیا ہے۔ دیانتداری سے کیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ سے پوچھ کر اور اسکی ہدایت سے کیا ہے۔ اور خدا گواہ ہے کہ جو کچھ مینے کیا ہے حق کیا ہے۔ اور جیسا کہ خدا نے مجھے بتایا ہے۔ آخر حق ثابت ہو کر رہیگا۔ اگر میں جھوٹ سے کام لیتا ہوں۔ اور اگر میں نے اپنے نفس کا بندہ ہو کر دین میں رخنہ ڈالا ہے۔ اور خدا سے ہدایت طلب نہیں کی۔ اور اسکی ہدایت پاکر قدم نہیں اٹھایا۔ اور لوگوں کو دہوکا دیتا رہا ہوں تو خدا مجھ سے وہ معاملہ کرے جو ایک جھوٹے اور کاذب سے کیا جاتا ہے۔

اے مکرم بھائی! میرا کیا جرم ہے۔ سوائے اسکے کہ میں نے جماعت کی وحدت کے قائم رکھنے کے لئے اور اسلام کی خدمت کی غرض سے اور دنیا میں مسیح موعود کے نور کے ذریعہ سے اسلام کی روشنی کو ظاہر کرنے کے لئے اپنے آپ کو بحر ذخار میں ڈالدیا اور اپنی جان اور اپنے آرام کی پرواہ نہیں کی۔ میرے بھائی مجھ سے کس امر میں خفا ہیں۔ انہوں نے میرے اندر سر سے پیر تک قصور کیوں دیکھے۔ کیا اس لئے کہ مینے دنیا کے خوف سے نڈر ہو کر اپنی جان کو اسلام کی حفاظت کے لئے پیش کر دیا۔ اور اپنے آپ کو اسلام کے لئے قربان کرنے کے لئے تیار کر دیا۔ خلافت کیا ہے۔ اور اس سے مجھے اور میرے رشتہ دارو نکو کیا نفع ہے۔ میری آیندہ نسل اس سے کیا فائدہ اٹھا سکتی ہے وہ خدا کی امانت ہے جو نہ مجھے ورثہ میں ملی ہے اور نہ آیندہ کسی کو ورثہ کے طور پر مل سکتی ہے۔ یہ سلسلہ کی بہترین نعمت ہے۔ جو خدا کی طرف سے انکو دیجائیگی۔ جو سلسلہ کی خدمت کے لئے ہر ایک قربانی کرنے کے لئے تیار ہونگے۔ اگر مَیں نے اس بار کو اٹھایا تو مینے اس سے ذاتی فائدہ کیا حاصل کیا۔ مسیح موعود کی اولاد ہونے کے جرم میں ہمیں دین کے لئے کسی قربانی اور دین کے کسی کام میں حصہ لینے کا کوئی حق باقی نہیں رہا کیا اس ناکردہ گناہ کی سزا میں ہم ہر ایک نعمت سے محروم کئے جائینگے۔ مگر کونسی نعمت؟

جو روحانی طور پر نعمت ہے۔ لیکن جسمانی طور پر ایک کچل دینے والا بوجھ ایک غموں کا بار۔ ایک الموں کا انبار۔ ایک نہ ختم ہونیوالی ذمہ داری۔ ایک نیند اڑا دینے والی ضمانت۔ اس کے سوا وہ اور کیا ہے۔ میری مثال اس شخص کی سی ہے۔ جس نے ایک ڈوبتے ہوئے بچہ کو نکالنے کے لئے اپنی جان کو خطرہ میں ڈالا وہ خود ڈوبنے کے لئے تیار ہوا۔ اور آپ ہلاکت میں پڑا لیکن اس نے اس بچہ کو نکالا۔ لیکن اس بچہ کے عزیزوں میں سے بعض اسپر جب وہ اس بچہ کو نکالکر لایا۔ یہ طعنہ دینے لگے کہ اس نے عزت حاصل کرنے کیلئے یا لالچ سے یہ سب کام کیا ہے۔ آخر دنیا میں کوئی بھی ایسا ذریعہ ہے۔ جس سے انسان یہ ثابت کر سکے کہ وہ خود غرض اور نفس پرست نہیں ہے۔ اور بلا اپنی ذمہ داری کو ترک کرنے کے وہ اپنی بریت ثابت کر سکے۔ اگر ایسا کوئی بھی ذریعہ ہے۔ تو میں اس ذریعہ سے بارہا اپنی بریت کو ثابت کر چکا ہوں۔

مجھے آپ سے محبت ہے۔ اور میں چاہتا ہوں کہ اگر آپ زندہ رہیں تو اس دہوکے سے بچے رہیں۔ اور اگر فوت ہوں تو اس دہوکہ سے بچکر فوت ہوں۔ مجھے آپ سے محبت ہے ان خدمات کی وجہ سے جو آپ نے مسیح موعودؑ کی کیں۔ اور ان قیود کی وجہ سے جو آپ نے میرے مقابلہ میں اپنے دل اور اپنی زبان پر عاید کیں مجھے وہ خط یاد ہے۔ اور میں نے وہ خط اب تک اپنے پاس رکھا ہوا ہے۔ اور اسے کبھی کبھی نکالکر پڑھا کرتا ہوں۔ جو آپ نے اسوقت لکھا تھا۔ جب میں نے حضرت خلیفہ اول رضؓ کی لڑکی سے شادی کی۔ اور خدا جانتا ہے۔ محض حضرت خلیفۃ المسیح کی خواہش کو پورا کرنے کے لئے اور محض اس لڑکی کی بہتری کی نیت سے۔ اور مجھ پر بعض روٹھے ہوئے بھائیوں نے گندے سے گندے اور ناپاک سے ناپاک الزام لگائے تھے اور اس امر کو فتنہ کا موجب اور لڑائی کا باعث بنایا جا رہا تھا۔ اسمیں آپنے اس نکاح پر خوشی کا اظہار کیا تھا اور اسے بہتری کا موجب قرار دیا تھا۔ اس میں آپ نے یہ خواہش کی تھی کہ اس خط کو ظاہر نہ کیا جائے۔ گو وہ خط میرے نام نہ تھا۔ لیکن میں نے اس خواہش کا احترام کیا اور آج تک اسکو کسی پر ظاہر نہیں کیا گو میں اس سے معترضوں کے خلاف فائدہ اٹھا سکتا تھا۔ اب صرف اسلئے اس کا ذکر کرتا ہوں کہ اب اسکے ذکر سے نہ مجھے فائدہ ہو سکتا ہے اور نہ کوئی فتنہ اس سے پیدا ہو سکتا ہے۔ اور میری غرض اس سے یہ ہے کہ مینے آپ کے چھوٹے چھوٹے خطوں کا مطالعہ کیا ہے اور جو بات فی الواقع اچھی تھی۔ اسکی قدر کی۔ اور اسکو اپنے دل میں بڑھایا ہے۔ میں پھر اس دعا کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ آپ کو خا۔

(بسم اللہ الرحمٰن الرحیم)
# الفضل
قادیان دار الامان۔ ۱۴ مارچ ۱۹۲۴ء

# خلافت ٹرکی کا قطعی خاتمہ

## مسلمانان ہند سخت بے چینی اور اضطراب میں

## مسند خلافت پر صرف حضرت مسیح موعودؑ کے متبع متمکن ہو سکتا ہے

خلافت ٹرکی جس کی بنا پر ۱۹۱۹ء سے ہندوستان کے مسلمانوں میں ہنگامہ عظیم برپا ہے۔ جس کی خاطر ہندوستان سے ہجرت کر کے افغانستان جانے کی تباہ کن تحریک شروع کی گئی۔ اور ہزاروں بستے گھروں کو اجاڑ کر تباہ و برباد کر دیا گیا۔ جس کی حفاظت اور استحکام کے لئے غریب اور نادار مسلمانوں سے لاکھہا روپیہ جمع کر کے مختلف کاموں میں صرف کیا گیا جس کی امداد اور تائید کے لئے قریباً ہر ایک شہر اور دیہات میں خلافت کمیٹیاں بنائی گئیں۔ اور ہزارہا خلافت والنٹیئر بھرتی کئے گئے جس سے اخلاص اور عقیدت جتاتے ہوئے سینکڑوں آدمی جیل خانوں میں چلے گئے۔ اس خلافت سے جہاں ترکان احرار نے آج سے تھوڑا ہی عرصہ قبل "سیاست" کو علیحدہ کر کے اُسے بے دست و پا بنا دیا تھا۔ وہاں اب اس کا انہوں نے بالکل نام و نشان مٹا دیا ہے جیسا کہ ریوٹر کی ان تازہ برقی اطلاعات سے ظاہر ہے جو معاصر زمیندار (۷-۸ فروری) کے الفاظ میں حسب ذیل ہیں:-

### تنسیخ خلافت کے متعلق خبریں

یکم مارچ کو قسطنطنیہ سے یہ خبر بھیجی گئی کہ:-

"غازی مصطفےٰ کمال پاشا نے ایک تقریر کے دوران میں فرمایا ہے۔ کہ مذہب کو سیاسیات کے بار سے سبکدوش کر دینے۔ طریق تعلیم میں یکرنگی پیدا کرنے اور عدالتی نظام کو ان اثرات سے نجات دلانے کی ضرورت ہے جن کے ماتحت اب تک عدالتی نظام رہا ہے آزاد خیال ارکان نے اس تقریر پر بہت گرم جوشی کا اظہار کیا لیکن علمائے کرام اور قدامت پسندوں کی جماعت نے جو تعداد میں قلیل ہے۔ اس پر سرد مہری کا اظہار کیا۔

یہ تقریر جس تجویز کی تمہید تھی۔ اس کا ذکر ۲ مارچ کی برقی اطلاع میں بایں الفاظ کیا گیا:-

عوام پسند جماعت کا ایک ضروری اجلاس چند مسودات قوانین پر غور کرنے کے لئے منعقد ہونیوالا ہے ان مسودات میں سے ایک وزارت اوقاف اور دوسرا مدارس دینیات کی تنسیخ کے متعلق ہے۔ اس مسودہ قانون سے جس میں خلیفہ اور خلافت کے متعلق طے کیا گیا ہے یہ پایا جاتا ہے کہ خلیفہ کو معزول کر دیا جائے منصب خلافت کی بیخ کنی عمل میں آئے۔ دس دن کے اندر اندر خلیفہ کے خاندان کو ہمیشہ کے لئے ملک بدر اور خاندان کے ارکان کو ترکی شہریت کے حقوق سے محروم کر دیا جائے تین لاکھ لیرا (ترکی سکہ جو ایک آنہ کے برابر ہوتا ہے) یکمشت دیئے جاویں۔ ان کے تمام محلات پر قبضہ کر لیا جائے انہیں اجازت ہو گی۔ کہ ایک سال کے اندر اندر اپنی شخصی جائداد کو فروخت کر دیں۔ توقع کی جاتی ہے کہ جماعت اس مسودہ کو منظور کر لیگی"

چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اور ۳ مارچ کو حسب ذیل خبر ریوٹر نے اکناف عالم میں پہنچا دی:-

"جماعت عوام نے غلبہ آراء سے وہ مسودہ قانون منظور کر لیا ہے جس میں خلیفہ کو معزول اور منصب خلافت کو منسوخ کرنے کا ذکر ہے"

اس کے ساتھ اسی تاریخ کی یہ خبر بھی پہنچی کہ:-

"انگورہ سے قسطنطنیہ کی پولیس کو ہدایت ہوئی ہے کہ حضرت خلیفۃ المسلمین اور خاندان شاہی کے افراد کی خوب نگرانی کریں۔ تاکہ وہ بیش بہا اشیاء کو ساتھ نہ لے جائیں۔ اطلاع ملی ہے کہ حضرت خلیفۃ المسلمین کسی اسلامی ملک خاص کر مصر میں جانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ ان خوفناک واقعات سے حرم کی خواتین بہت متاثر ہو رہی ہیں۔ اطلاع ملی ہے کہ حضرت خلیفۃ المسلمین کی حرم محترم اس رنج کی وجہ سے صاحب فراش ہو گئی ہیں"

۴ مارچ کی خبر ہے کہ:-

"حضرت خلیفۃ المسلمین سوئٹزر لینڈ کی طرف روانہ ہو گئے"

۵ مارچ کی خبر ہے:-

"والئے قسطنطنیہ کو اختیار دیا گیا ہے کہ دس دن کے اندر اندر خلافت کو منسوخ کرنے کے ذرائع عمل میں لائے"

### تنسیخ خلافت کا اثر مسلمانان ہند پر

مسلمانان ہند پر ان خبروں کا قدرتی طور پر یہ اثر ہوا۔ کہ عوام کو چھوڑ کر بڑے بڑے لیڈر حیران اور ششدر رہ گئے۔ اور یہ عجیب اتفاق ہے۔ کہ ان خبروں کے ہندوستان میں پہنچنے کے وقت بعض ایک بڑے بڑے لیڈر دہلی کے ایلیزیم ہوٹل میں ترکی کے اس وفد کو جو ہندوستان سے ترکی کے لئے چندہ وصول کرنے آیا ہوا ہے دعوت پر مدعو کر کے سب دعوت کھا رہے تھے۔ ان خبروں کو سنکر ان کی جو کیفیت ہوئی۔ اس کا ذکر اخبارات میں بایں الفاظ شائع ہوا ہے:-

"حزب العوام قسطنطنیہ کے اس فیصلہ کی اطلاع نے کہ منصب خلافت کو توڑ دیا جائے۔ اور ممبران خاندان شاہی جلاوطن کر دیئے جائیں۔ ان تمام مسلمانوں کو جو اس دعوت میں شریک تھے مضطرب کر دیا۔ الخیال کے نمائندہ نے ریوٹر کی بھیجی ہوئی خبر پڑھ کر سنائی۔ ترکی وفد کے نمائندوں نے اس اطلاع کو نہایت حیرت و استعجاب کے ساتھ سُنا۔ محمد راسخ آفندی ممبر مجلس ملیہ انگورہ نے جو اس وفد کے ایک رکن ہیں حزب العوام کے اس فیصلہ پر حیرت و استعجاب ظاہر کرتے ہوئے فرمایا کہ شاید سلطان سابق نے اس جماعت کے خلاف کوئی ایسا رویہ اختیار کیا ہے۔ جو ان کی معزولی اور منصب خلافت کے توڑنے کا باعث ہوا۔ آپ نے فرمایا اس جماعت کے موجودہ فیصلہ کو ترکوں کی عام رائے نہ

چاہیئے۔

بعض کارکنان خلافت نے اس خبر کو باور کرنے سے انکار کیا۔ انہوں نے کہا۔ کہ اگر یہ خبر صحیح بھی ہو۔ تو بھی یہ ایک جماعت کا فیصلہ ہے۔ اور ہمیں اُمید ہے کہ مجلس ملیہ انگورہ اسے منسوخ کر دیگی۔ لبرل اور اعتدال پسند جماعت نے یہ خیال ظاہر کیا۔ کہ موجودہ طرزِ عمل کا یہ مفید نتیجہ نکلیگا کہ آیندہ خلیفہ منتخب کیا جائیگا۔ اور اس کا انتخاب تمام عالم سے ہوگا۔ جیسا کہ قرآن پاک کا منشاء اصلی ہے۔ اور اب خلافت کسی مخصوص خاندان تک محدود نہ رہیگی"۔ (ہمدم ۷ر مارچ ۱۹۲۴ء)

## مضطربانہ اُمیدیں اور اُن کا انجام

مگر جیسا کہ قسطنطنیہ کی اطلاعات سے ظاہر ہے۔ یہ محض خیالی آرائیاں اور طفل تسلیاں ہیں۔ کیونکہ خلیفہ کی معزولی اور خلافت کی منسوخی کی تجویز ترکوں کی کثرت رائے سے پاس ہوئی ہے۔ اسپر عملدرآمد بھی شروع ہو گیا ہے۔ اور "خلیفۃ المسلمین" تخت گاہ خلافت کو بحسرت و یاس چھوڑ کر سوئٹزرلینڈ روانہ ہو چکے ہیں۔ پھر یہ بھی صحیح نہیں۔ کہ اب کسی خلیفہ کا انتخاب تمام عالم اسلامی سے ہوگا۔ کیونکہ ترکوں نے اس کو بالکل ہی اڑا دیا ہے۔ اور انگورہ کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ وہاں کی برسر اقتدار جماعت کی یہ رائے ہے کہ:-

"منصب خلافت جمہوریت کے لئے ایک خطرہ ہے اور منصب خلافت کی موجودگی مذہبی اور تاریخی دلائل کی بنا پر ناواجب ہے۔ اس لئے اس منصب کی تنسیخ عمل میں آئی ہے۔ یہ بھی بیان کیا گیا ہے۔ کہ کسی اور کو خلیفہ بنانے کا سوال ہی نہیں ہے۔ اور کسی ملک کی رائے خواہ وہ ملک مسلم ہو یا غیر مسلم کوئی توجہ مبذول نہیں کی جاویگی"۔ (زمیندار ۷ر فروری)

اس سے صاف عیاں ہے کہ خلافت ٹرکی کو ترکان احرار نے حرف غلط کی طرح مٹا دیا ہے۔ اور آیندہ کے لئے اس منصب کا نام تک باقی رکھنا گوارا نہیں ہے پس مسلمانان ہند اب یہ امید بھی نہ رکھیں کہ کسی اور کو خلیفہ کا نام دیکر خلافت سپرد کر دی جائیگی

## مسلمانوں کی بے چینی اور اضطراب

اس خبر نے ہندوستان کے مسلمانوں کی رہی سہی اُمیدوں پر بالکل پانی پھیر دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ معاصر "زمیندار" جیسے اخبار نے حسب ذیل عنوانات کے ماتحت یہ خبریں شائع کی ہیں:-

"خلیفہ معزول خلافت منسوخ"

"ترکان احرار کا تحیر زا فیصلہ"

"ملت اسلامیہ میں نئے فتنہ کا ظہور"

"حضرت خلیفۃ المسلمین" کے متعلق ترکوں نے جو فیصلہ کیا ہے اسکی مصلحت اور فائدہ وہی جان سکتے ہیں۔ کیونکہ سب سے زیادہ انہی کو "خلیفۃ المسلمین" سے تعلق اور واسطہ پڑتا تھا لیکن اسمیں ذرا بھی کلام نہیں کہ ترکان احرار کے اس فیصلے نے مسلمانان ہند کی کمریں توڑ دی ہیں۔ خلافت ٹرکی کے متعلق ان کے تمام دعاوی اور اخلاص کو خاک میں ملا دیا ہے۔ اور انہیں حد درجہ کا [illegible] اور بے چینی پیدا کر دی ہے۔ جیسا کہ ان تاروں سے ظاہر ہے۔ جو مرکزی خلافت کمیٹی اور جمعیۃ العلماء وغیرہ نے ترکوں کو بھیجی ہیں۔ اور ان آرا سے ظاہر ہے جو مسلمان لیڈروں نے ظاہر کی ہیں۔ کیا ہی عبرتناک واقعہ ہے کہ ہندوستان کے مسلمان اس بناء پر گورنمنٹ انگریزی کے خلاف ایجیٹیشن شروع کرتے ہیں۔ ترک موالات جاری کرتے ہیں۔ خلافت کمیٹیاں بناتے ہیں۔ اور جیل خانوں میں جاتے ہیں کہ ان کے نزدیک انگریز خلافت ٹرکی کو کمزور کرنے اور اس کی طاقت کو ضعف پہنچانے کے مرتکب ہوتے ہیں اور مسلمان خلیفہ کی شان و شوکت۔ طاقت اور قوت کو مستحکم اور برقرار رکھنا اپنا مذہبی اور دینی فرض سمجھتے ہیں جس کا بار بار اپنی تقریروں اور تحریروں میں اعلان کرتے ہیں۔ لیکن قضا و قدر خود ترکوں کے ہاتھوں ایسے سامان پیدا کر دیتی ہے۔ کہ خلافت ٹرکی کا کہیں نام و نشان بھی نہیں رہتا۔ اور پھر یہی نہیں۔ بلکہ یہاں تک ہوتا ہے کہ جس خاندان میں خلافت سمجھی جاتی رہی ہے۔ اسکے بچوں اور عورتوں کو بھی ٹرکی کی حدود کے اندر زندگی کے دن پورے کرنے کی اجازت نہیں دی جاتی۔

## مسلمانوں کی کئی سالہ کوششوں کا افسوسناک انجام

خلافت ٹرکی کی یہ حالت یہ کیفیت اور یہ انجام اگر کسی اور طاقت اور حکومت کے ہاتھوں ہوتا۔ تو نہ معلوم مسلمان کیا کچھ کر گذرتے لیکن اب وہ ایسے جکڑے ہوئے اور اس درجہ مجبور ہیں۔ کہ ان کے لئے دم مارنے کی جگہ نہیں۔ اور سوائے اسکے ان کے لئے کوئی چارہ کار نہیں ہے کہ خلافت ٹرکی کے متعلق آج تک اپنے دعاوی جس بلند آہنگی سے پیش کرتے اور ان پر جس قدر زور دیتے رہے ہیں۔ اسی قدر زیادہ ان پر شرمندہ اور نادم ہوں۔ اور اس وقت تک کی اپنی تمام تگ و دو کو فضول اور رائگان سمجھ کر اسپر صبر کرکے بیٹھے رہیں۔ کیونکہ منصب خلافت کی منسوخی نے ان کے لئے کوئی راستہ کھلا نہیں چھوڑا اب وہ کس منہ سے کہہ سکتے ہیں کہ مسئلہ خلافت جب تک ان کی منشاء کے ماتحت حل نہ ہوگا وہ گورنمنٹ کے خلاف ایجیٹیشن بند نہ کریں گے۔ اب وہ کس بناء پر کہہ سکتے ہیں کہ خلافت ان کا مذہبی مسئلہ ہے۔ جس کی دنیاوی قوت اور شوکت کا استحکام ان کا دینی فرض ہے۔ اب وہ کس طرح کہہ سکتے ہیں۔ کہ خلافت کمیٹیوں کو مضبوط اور زور دار بنایا جائے۔ اب وہ کیونکر خلافت فنڈ جمع کرنے کے لئے اپیلیں اور دورے کر سکتے ہیں۔ کیونکہ جب نہ کوئی خلیفہ رہا۔ اور نہ خلافت تو اس کے نام سے جو کچھ کیا جا رہا تھا۔ اسکا بھی خاتمہ ہو گیا۔ مسلمانان ہند کی کئی سالہ کوششوں اور مالی و جانی تکلیفوں کا یہ انجام جس درجہ افسوسناک اور عبرت انگیز ہے۔ اس کے متعلق ہمیں کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔

## سلطنت ٹرکی کے متعلق مسلمانوں کی بنیادی غلطی

ہاں ہم یہ کہیں گے اور ضرور کہیں گے۔ کہ یہ اس بنیادی غلطی کا لازمی اور یقینی نتیجہ ہے۔ جو مسلمانوں نے ٹرکی کی ہمدردی میں آواز اُٹھانے اور اپنے لئے میدان عمل تجویز کرتے وقت کی۔ اور جو یہ تھی کہ انھوں نے سلطان ٹرکی کو "خلیفۃ المسلمین" قرار دے کر اس کی حمایت کرنا اپنا مذہبی فرض

بتایا۔ اگر مسلمان سلطنت ٹرکی سے ہمدردی کرنے اور اس کی حفاظت کے لئے کھڑے ہونے کی یہ وجہ قرار نہ دیتے تو جہاں مسلمانوں کے ان فرقوں کو اپنے ساتھ ملا کر اپنی کوششوں کو بہت زیادہ مفید اور موثر بنا سکتے جو خلافت ٹرکی کے قائل نہیں تھے۔ وہاں آج جب کہ مصلحت خداوندی کے ماتحت خلافت ٹرکی کا نام و نشان مٹ گیا ہے۔ ان کو اس قدر مشکلات میں نہ مبتلا ہونا پڑتا۔ لیکن افسوس کہ مسلمانوں نے اس طرف توجہ نہ کی اور ہزار افسوس کہ ایک دردمند اور خیر خواہ انسان کے متوجہ کرنے کے باوجود توجہ نہ کی۔

## سلطنت ٹرکی کے متعلق امام جماعت احمدیہ کا قیمتی مشورہ

امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے ۱۹۱۹ء میں "ٹرکی کا مستقبل اور مسلمانوں کا فرض" کے عنوان سے ایک مضمون چھپوا کر اپنے خاص قائم مقاموں کے ذریعہ لکھنؤ کے اس جلسہ میں تقسیم کرایا تھا۔ جس میں سربر آوردہ مسلمان لیڈر اور علماء ٹرکی کی حمایت کرنے کی تجاویز سوچنے کے لئے جمع ہوئے تھے۔ اور جس میں شمولیت کی دعوت حضور کو بھی دی گئی تھی۔

اس مضمون میں سب سے پہلا اور ضروری مشورہ جو حضور نے دیا تھا۔ وہ یہ تھا۔ کہ

"میرے نزدیک ایسے نازک وقت میں جب کہ اسلام کی ظاہری شان و شوکت سخت خطرہ میں ہے۔ اس مسئلہ کو ایسے طور پر پیش کرنا۔ کہ صرف ایک ہی خیال اور ایک ہی مذاق کے لوگ اس میں شامل ہو سکیں۔ سیاسی اصول کے بھی برخلاف ہے۔ ہندوستان کے مسلمانوں کا ایک معتدبہ حصہ شیعہ مذہب کے لوگوں کا ہے۔ اور سوائے بعض نہایت متعصب لوگوں کے تعلیم یافتہ اور سمجھدار طبقہ ترکوں سے ہمدردی رکھتا ہے۔ مگر وہ کسی طرح بھی سلطان ٹرکی کو خلیفۃ المسلمین ماننے کے لئے تیار نہیں۔ اسی طرح اہلحدیث میں سے گو بعض لوگ خلافت عثمانیہ کے ماننے والے ہوں۔ مگر اپنے اصول کے مطابق وہ لوگ بھی صحیح معنوں میں خلیفۃ المسلمین سلطان کو نہیں مانتے۔ ہماری احمدی جماعت تو کسی صورت میں بھی اس اصل کو قبول نہیں کر سکتی۔ کیونکہ اس کے نزدیک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبل از وقت دی ہوئی اطلاعوں کے ماتحت آپ کی صداقت کے قائم کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمد صاحب کو اس زمانہ کے لئے مسیح موعود اور مہدی مسعود بنا کر مسلمانوں کی ترقی اور قیام کے لئے مبعوث فرمایا تھا۔ اور اس وقت وہی شخص خلافت کی مسند پر متمکن ہو سکتا ہے۔ جو آپ کا متبع ہو۔ اور قریباً تمام کی تمام جماعت احمدیہ اسوقت اس عاجز کے ہاتھ پر بیعت خلافت کر کے اس بات کا عملی ثبوت دے چکی ہے۔ کہ وہ کسی اور خلافت کے تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں۔ ان تینوں فرقوں کے علاوہ اور فرقہ بھی ہیں۔ جو اسلام کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرتے ہیں۔ لیکن خلافت عثمانیہ کے قائل نہیں بلکہ خود اہلسنت والجماعت کہلانے والے لوگوں میں سے بھی ایک فریق ایسا ہے۔ جو خلافت عثمانیہ کو نہیں مانتا۔ ورنہ کیونکر ہو سکتا تھا۔ کہ ایک شخص کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا صحیح جانشین تسلیم کر کے وہ اس کے خلاف تلوار اٹھاتے۔ پس ان دریں حالات ایسے جلسہ کی بنیاد جس میں ترکوں کے مستقبل کے متعلق تمام عالم اسلامی کی رائے کا اظہار مدنظر ہو۔ ایسے اصول پر رکھنی جنہیں سب فرقہ تسلیم نہیں کر سکتے۔ درست نہیں۔ کیونکہ اس سے سوائے ضعف و اختلال کے کوئی نتیجہ نہیں نکل سکتا۔

میرے نزدیک اس جلسہ کی بنیاد صرف یہ ہونی چاہیئے۔ کہ ایک مسلمان کہلانے والی سلطنت کو جس کے سلطان کو مسلمانوں کا ایک حصہ خلیفہ بھی تسلیم کرتا ہے مٹا دینا یا ریاستوں کی حیثیت دینا ایک ایسا فعل ہے۔ جسے ہر ایک فرقہ جو مسلمان کہلاتا ہے۔ ناپسند کرتا ہے۔ اور اس کا خیال بھی اس پر گراں گذرتا ہے۔ اس صورت میں تمام فرقہ ہائے اسلام اس تحریک میں شامل ہو سکتے ہیں۔ باوجود اس کے کہ وہ خلافت عثمانیہ کے قائل نہ ہوں۔ بلکہ باوجود اس کے کہ وہ ایک دوسرے کو کافر کہتے اور سمجھتے ہوں۔ اس اصل پر متحد ہو کر یک زبان ہو کر اپنے خیالات کا اظہار کر سکتے ہیں۔ کیونکہ گو ایک فریق دوسرے کو کافر سمجھتا ہو۔ مگر کیا اس میں کوئی شک ہے۔ کہ دنیا کی نظروں میں اسلام کے نام میں سب فرقہ شریک ہیں۔ اور اسلام کی ظاہری شان و شوکت کی ترقی یا اس کو صدمہ پہنچنا سب پر یکساں اثر ڈالتا ہے۔ جماعت احمدیہ کے نزدیک ہمارے سلطان ملک معظم جارج خامس فرمانروائے حکومت برطانیہ ہیں۔ اور خلیفۂ وقت حضرت مسیح موعود کا صحیح جانشین یعنی یہ عاجز ہے مگر باوجود اس کے جماعت احمدیہ اس وقت جبکہ سلطنت برطانیہ کے مفاد اور اس کی عزت کے خلاف کوئی امر نہ ہو۔ ترکوں کی سلطنت سے ہر طرح ہمدردی رکھتی ہے۔ کیونکہ باوجود اختلاف عقیدہ رکھنے کے ان کی ترقی سے اسلام کے نام کی عظمت ہے۔ جس میں ہم دونوں شریک ہیں۔ اس مخلصانہ مشورہ کے بعد میں تمام احباب کرام سے یہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ اگر آپ لوگ اس طرح اتفاق کے ساتھ ایک مقام پر کھڑے ہو کر کام کرنے کے لئے تیار ہوں۔ جو امید ہے۔ کہ نہ صرف اس غرض کے لئے مفید ہو۔ جس کے لئے جلسہ کیا گیا ہے۔ بلکہ آئندہ کے لئے بھی بہت سے بابرکت نتائج پیدا کرے گا"

یہ مشورہ کس قدر صحیح اور درست تھا۔ اس کا اندازہ اگر پہلے نہیں تو اب ہر ایک شخص لگا سکتا ہے۔ جب کہ ترکان احرار نے خلافت کو قطعاً اڑا کر اس بنیاد کو بالکل اکھیڑ دیا ہے۔ جو اس مسئلہ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے سلطنت ٹرکی کی حمایت کیلئے قرار دی گئی تھی۔ اور جس کے مٹ جانے کی وجہ سے آج مسلمانان ہند ورطۂ حیرت میں پڑے غوطے کھا رہے ہیں۔ تمام ہندوستان کے مسلمانوں میں ایک سرے سے لیکر دوسرے سرے تک اضطراب اور بے چینی پھیل گئی ہے لیڈروں میں سے بعض تو ابھی یقین ہی نہیں کرتے۔ کہ خلیفہ اور خلافت کیسا خطرناک سلوک ہوا اور جو اسے صحیح سمجھتے ہیں۔ وہ عجیب کشمکش میں مبتلا ہیں۔

## مسند خلافت حضرت مسیح موعودؑ کے متبع کیلئے ہے

اگرچہ مضمون پہلے ہی لمبا ہو گیا ہے۔ اور ابھی ہم اور بھی اس بارے میں کچھ لکھیں گے۔ جو انشاء اللہ آئندہ شائع ہوگا۔ لیکن حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی مندرجہ بالا عبارت کے ایک فقرہ کی طرف توجہ دلانا ضروری سمجھتے ہیں۔ جو یہ ہے۔

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی قبل از وقت دی ہوئی اطلاعوں کے ماتحت آپ کی صداقت کے قائم کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمد صاحب کو اس زمانہ کے لئے مسیح موعود اور مہدی مسعود بنا کر مسلمانوں کی ترقی اور قیام کیلئے مبعوث فرمایا تھا۔ اور اس وقت وہی شخص خلافت کی مسند پر متمکن ہو سکتا ہے۔ جو آپ کا متبع ہو"

ہر ایک صاحب بصیرت اور عقلمند انسان سے ہماری استدعا ہے۔ کہ وہ ان آخری الفاظ پر جو جلی کر دیئے گئے ہیں۔ غور کرے۔ اور دیکھے۔ کہ ان میں جس بات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ وہ کیسی شان اور صفائی کیساتھ ظاہر ہوئی ہے۔ دیکھو یہ الفاظ اس وقت کہے گئے ہیں جبکہ اگر ایک طرف سینکڑوں سالوں سے خاندان عثمانیہ کے افراد خلیفۃ المسلمین بنتے چلے آتے ہیں۔ تو دوسری طرف اس خاندان کی خلافت کی حمایت میں مسلمانان ہند اپنا جان و مال صرف کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ اور خرچ کر رہے ہیں۔ ترکوں کی نازک حالت ہے۔ اور وہ سمجھتے ہیں۔ کہ مسئلہ خلافت ہی ایک ایسی چیز ہے۔ جسکی وجہ سے وہ دنیا کے مسلمانوں کی ہمدردی اور مدد حاصل کر سکتے ہیں۔ ایسی حالت میں خلافت ترکی کو جس قدر اہمیت حاصل ہو سکتی ہے۔ ظاہر ہے۔ لیکن جس وقت امام جماعت احمدیہ اعلان کرتا ہے۔ کہ اب مسند خلافت پر وہی متمکن ہو سکتا ہے۔ جو حضرت مسیح موعود کا متبع ہو۔ کوئی اور اس مسند کے قابل نہیں ہے۔ جس وقت یہ الفاظ کہے گئے۔ اس وقت جماعت احمدیہ سے تعلق نہ رکھنے والوں کو یہ حقیقت نا گوار گذرے ہونگے اور بعضوں نے تو خم و غصہ ... [illegible] ... حقیقت

سمجھا ہوگا۔ مگر اب دیکھو کہ خدا تعالیٰ نے کس صفائی اور عمدگی کے ساتھ ان کی صداقت آشکار کر دی ہے۔ اور مسند خلافت کو بالکل الٹا کر ثابت کر دیا ہے۔ کہ مسند خلافت صرف حضرت مسیح موعود کے متبعین کے لئے مخصوص ہے۔ کیونکہ اس وقت پردہ عالم پر سوائے حضرت مسیح موعود کے متبع کے اور کوئی نام کا خلیفہ بھی نہیں رہا۔ اور نہ آئیندہ ہوگا۔

## غیر احمدی مولویوں کا شرمناک رویہ

یوں تو عموماً ہر علاقہ میں ہر جگہ مولوی صاحبان احمدی مبلغین کو دکھ اور تکالیف پہنچانے میں لگے ہوئے ہیں۔ لیکن ضلع فرخ آباد میں ان کی شرارتیں بے حد بڑھ گئی ہیں۔ اور ... درد مند مسلمانوں کے سمجھانے اور فتنہ انگیزی سے باز رہنے کی نصائح کے وہ دن بدن اپنے آپ کو شر من تحت ادیم السماء کا مصداق ثابت کر رہے ہیں۔ باوجود اس کے وہ احمدی مبلغین پر اندرونی جھگڑوں کے چھیڑنے کا الزام لگاتے ہیں۔ اور افسوس یہ ہے۔ کہ بعض فہمیدہ لوگ بھی ان کی اس افترا پردازی سے دھوکہ میں پڑ جاتے ہیں۔ ایسے اصحاب کو علاقہ فرخ آباد میں احمدی مجاہدین کے خلاف شورش انگیزی کرنے والوں کے اس فقرہ پر غور کرنا چاہئے۔ کہ

"قادیانیوں کی اسی طرح مخالفت کی جائے جس طرح آریہ سماج کی کی جارہی ہے۔ بلکہ اس سے زائد"

یہ الفاظ کھلی چٹھی بنام ہمدم کے عنوان سے ۹ر مارچ کے "سیاست" میں ساحر ہمدم کی اس تلقین کے جواب میں شائع کئے گئے ہیں۔ جو معاصر موصوف نے اندرونی جھگڑوں میں نہ پڑنے اور متفقہ طور پر فتنہ ارتداد کا مقابلہ کرنے کے بیرے میں کی تھی۔ ... اس سے اچھی طرح اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ وہ لوگ جو احمدی مبلغوں سے ساتھ الجھنا اور ان کے

نئے مشکلات کھڑی کرنا آریوں سے بھی زیادہ ضروری قرار دیتے ہیں۔ وہ کہاں تک ہمارے مبلغین سے شرافت اور انسانیت کا سلوک کر رہے ہیں۔ اور آریوں کو چھوڑ کر کس شرمناک طریق سے احمدی مبلغوں کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔ خدا تعالیٰ ایسے لوگوں کو سمجھ دے۔ تا کہ وہ اپنے نفسانی جوشوں اور خواہشوں کے پیچھے چل کر اسلام کو خطرہ میں ڈالنے کا موجب نہ بنیں۔ اور دشمنان اسلام کے معین و مددگار نہ کہلائیں۔

## حق پسند مسلمان اخبار اور مولوی صاحبان

مولوی صاحبان نہ صرف خود احمدی مبلغین کے خلاف شر انگیزی کر رہے ہیں بلکہ یہ بھی چاہتے ہیں۔ کہ ساری دنیا انہی کی طرح آنکھوں پر تعصب اور جہالت کی پٹی باندھ لے۔ اور جماعت احمدیہ کی تبلیغی کوششوں اور ان کے خوش کن نتائج کے متعلق کوئی شخص کلمہ خیر زبان پر نہ لائے۔ چنانچہ بعض معزز معاصرین۔ مثلاً "زمیندار" "وکیل" "ہمدم" اور "مشرق" وغیرہ جنہوں نے کبھی کبھی احمدی مبلغین کی مساعی کے اظہار کیلئے کچھ لکھا۔ ان کو سخت تنبیہیں کی گئیں بائیکاٹ کی دھمکیاں دی گئیں۔ غرضیکہ ہر ممکن طریق سے انکو روکنے اور اپنے زیر اثر لانے کی کوشش کی گئی ہے۔ اور دیکھا رہی ہے ہم ان معاصرین کے ممنون ہیں۔ کہ ایک حد تک انہوں نے اس حق ناروا کے ردو کا ہمت اور استقلال سے مقابلہ کیا۔ اور تنگ دل اور تنگ ظرف مولوی جنہیں اسلام کی نسبت اپنی ذاتی اغراض کا زیادہ فکر ہے اظہار حق سے انکو نہ روک سکے۔ گو کچھ نہ کچھ اثر ضرور ہوا۔

معاصر مشرق (۶ مارچ) لکھتا ہے:۔

"جب ملکانوں پر شردہانند جی نے تاخت کی۔ اور مسلمانوں کے جوش و خروش کے جذبات برانگیختہ ہوئے۔ تو ہم نے پہلی اشاعت میں یہ پیشگوئی کی تھی۔ کہ ہر طبقہ اور ہر فرقے کے مسلمان میدان ارتداد میں پہونچکر خدمت اسلام انجام دینگے۔ لیکن احمدی جماعت کا ایثار بہت زیادہ نظر آئیگا۔ چنانچہ ایسا ہی کہ آنے جانے والوں سے معلوم ہو رہا ہے۔ کہ احمدیوں نے بہت زیادہ ایثار نفس کی مثالیں قائم کیں اور لکھنے والے یہی مولوی ذری حسنی صوفی ہی بزرگ ہیں۔ ہماری تحریر پر بعض اصحاب نے ہم سے زبانی کہا۔ اور تحریر بھی کہا۔ کہ آپ احمدیوں کی زیادہ تعریف کرتے ہیں۔ مگر انہوں نے یہ غور نہیں کیا۔ کہ ہم بات کا جواب ... کتنا آگاہ ہے"

## مسند خلافت حضرت مسیح موعود کے متبع کیلئے ہے

اگرچہ مضمون پہلے ہی لمبا ہو گیا ہے۔ اور ابھی ہم اور بھی اس بارے میں کچھ لکھیں گے۔ جو انشاء اللہ آئندہ شائع ہو گا۔ لیکن حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی مندرجہ بالا عبارت کے ایک فقرہ کی طرف توجہ دلانا ضروری سمجھتے ہیں۔ جو یہ ہے۔

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی قبل از وقت دی ہوئی اطلاعوں کے ماتحت آپ کی صداقت کے قائم کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمد صاحب کو اس زمانہ کے لئے مسیح موعود اور مہدی مسعود بنا کر مسلمانوں کی ترقی اور قیام کیلئے مبعوث فرمایا تھا۔ اور اس وقت وہی شخص خلافت کی مسند پر متمکن ہو سکتا ہے۔ جو آپ کا متبع ہو"

ہر ایک صاحب بصیرت اور عقلمند انسان سے ہماری استدعا ہے۔ کہ وہ ان آخری الفاظ پر جو جلی کر دیئے گئے ہیں۔ غور کرے۔ اور دیکھے۔ کہ ان میں جس بات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ وہ کیسی شان اور صفائی کیساتھ ظاہر ہوئی ہے۔ دیکھو یہ الفاظ اس وقت کہے گئے جبکہ اگر ایک طرف سینکڑوں سالوں سے خاندان عثمانیہ کے افراد خلیفۃ المسلمین بنتے چلے آتے ہیں۔ تو دوسری طرف اس خاندان کی خلافت کی حمایت میں مسلمانان ہند اپنا مال و جان صرف کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ اور خرچ کر رہے ہیں۔ ترکوں کی نازک حالت ہے۔ اور وہ سمجھتے ہیں۔ کہ مسند خلافت ہی ایک ایسی چیز ہے۔ جسکی وجہ سے وہ دنیا کے مسلمانوں کی ہمدردی اور مدد حاصل کر سکتے ہیں۔ ایسی حالت میں خلافت ترکی کو جس قدر اہمیت حاصل ہو سکتی ہے۔ ظاہر ہے۔ لیکن عین اسی وقت امام جماعت احمدیہ اعلان کرتا ہے۔ کہ اب مسند خلافت پر وہی متمکن ہو سکتا ہے۔ جو حضرت مسیح موعود کا متبع ہو۔ کوئی اور اس مسند کے قابل نہیں ہے۔ جس وقت یہ الفاظ کہے گئے۔ اس وقت جماعت احمدیہ سے تعلق نہ رکھنے والوں کو یہ سخت ناگوار گذرے ہونگے اور بعضوں نے تو غم و غصہ سے آن پر دانت پیسے ہونگے یا بے حقیقت سمجھا ہو گا۔ مگر اب دیکھ لو۔ ترکان احرار نے کس صفائی اور عمدگی کے ساتھ ان کی صداقت آشکار کر دی ہے۔ اور منصب خلافت کو بالکل اڑا کر ثابت کر دیا ہے۔ کہ مسند خلافت صرف حضرت مسیح موعود کے متبعین کے لئے مخصوص ہے۔ کیونکہ اس وقت پردہ عالم پر سوائے حضرت مسیح موعود کے متبع کے اور کوئی نام کا خلیفہ بھی نہیں رہا۔ اور نہ آئندہ ہو گا۔

## غیر احمدی مولویوں کا شرمناک رویہ

یوں تو علاقہ ارتداد میں ہر جگہ مولوی صاحبان احمدی مبلغین کو دکھ اور تکالیف پہنچانے میں لگے ہوئے ہیں۔ لیکن ضلع فرخ آباد میں ان کی شرارتیں بے حد بڑھ گئی ہیں۔ اور . . . دردمند مسلمانوں کے سمجھانے اور فتنہ انگیزی سے باز رہنے کی نصائح کے وہ دن بدن اپنے آپ کو شر من تحت ادیم السماء کا مصداق ثابت کر رہے ہیں۔ باوجود اس کے وہ احمدی مبلغین پر اندرونی جھگڑوں کے چھیڑنے کا الزام لگاتے ہیں۔ اور افسوس یہ ہے۔ کہ بعض فہمیدہ لوگ بھی ان کی اس افتراپردازی سے دھوکہ میں پڑ جاتے ہیں۔ ایسے اصحاب کو علاقہ فرخ آباد میں احمدی مجاہدین کے خلاف شورش انگیزی کرنے والوں کے اس فقرہ پر غور کرنا چاہئے۔ کہ

"ٹوادیانیوں کی اسی طرح مخالفت کی جائے جس طرح آریہ سماج کی کی جا رہی ہے۔ بلکہ اس سے زائد"

یہ الفاظ "کھلی چٹھی بنام ہمدم" کے عنوان سے ۹ مارچ کے "سیاست" میں معاصر ہمدم کی اس تلقین کے جواب میں شائع کئے گئے ہیں۔ جو معاصر موصوف نے اندرونی جھگڑوں میں نہ پڑنے اور متفقہ طور پر فتنہ ارتداد کا مقابلہ کرنے کے لئے کی تھی۔

اس سے بآسانی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ وہ لوگ جو احمدی مبلغوں کے ساتھ الجھنا اور ان کے لئے مشکلات کھڑی کرنا آریوں سے بھی زیادہ ضروری قرار دیتے ہیں۔ وہ کہاں تک ہمارے مبلغین سے شرافت اور انسانیت کا سلوک کر رہے ہیں۔ اور آریوں کو چھوڑ کر کس شرمناک طریق سے احمدی مبلغوں کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔ خدا تعالیٰ ایسے لوگوں کو سمجھ دے۔ تاکہ وہ اپنے نفسانی جوشوں اور خواہشوں کے پیچھے چل کر اسلام کو خطرہ میں ڈالنے کا موجب نہ بنیں۔ اور دشمنان اسلام کے معین و مددگار نہ کہلائیں۔

## حق پسند مسلمان اخبار اور مولوی صاحبان

مولوی صاحبان نہ صرف خود احمدی مبلغین کے خلاف شر انگیزی کر رہے ہیں بلکہ یہ بھی چاہتے ہیں۔ کہ ساری دنیا انہی کی طرح آنکھوں پر تعصب اور جہالت کی پٹی باندھے۔ اور جماعت احمدیہ کی تبلیغی کوششوں اور ان کے خوش کن نتائج کے متعلق کوئی شخص کلمہ حق زبان پر نہ لائے۔ چنانچہ بعض معزز معاصرین۔ مثلاً "زمیندار" "وکیل" "ہمدم"۔ اور "مشرق" وغیرہ جنہوں نے کبھی کبھی احمدی مبلغین کی مساعی کے اظہار کیلئے کچھ لکھا۔ ان کو سخت تنبیہیں کی گئیں بائیکاٹ کی دھمکیاں دی گئیں۔ غرضکہ ہر ممکن طریق سے انکو روکنے اور اپنے زیر اثر لانے کی کوشش کی گئی ہے۔ اور دیکھا رہا ہے ہم ان معاصرین کے ممنون ہیں۔ کہ ایک مدت تک انہوں نے اس مخالفانہ رو کا ہمت اور استقلال سے مقابلہ کیا۔ اور تنگ دل اور تنگ ظرف مولوی جنہیں اسلام کی نسبت اپنی ذاتی اغراض کا زیادہ فکر ہے۔ اظہار حق سے انکو نہ روک سکے۔ گو کچھ نہ کچھ اثر ضرور ہوا۔

معاصر مشرق (۶ مارچ) لکھتا ہے:۔

"جب ملکانوں پر شردھانند جی نے تاخت کی۔ اور مسلمانوں کے جوش و خروش کے جذبات برانگیختہ ہوئے۔ تو ہم نے پہلی اشاعت میں یہ پیشگوئی کی تھی۔ کہ ہر طبقہ اور ہر فرقے کے مسلمان میدان ارتداد میں پہونچکر خدمت اسلام انجام دینگے۔ لیکن احمدی جماعت کا ایثار بہت زیادہ نظر آگیا۔ ہوا کچھ ایسا ہی کہ آنے جانے والوں سے معلوم ہوتا رہا۔ کہ احمدیوں نے بہت زیادہ ایثار نفس کی مثالیں قائم کیں اور کہنے والے یہی مولوی غلام قادری چشتی صوفی ہی بزرگ ہیں۔ ہماری تحریر پر بعض اصحاب نے ہم سے زبانی کہا۔ اور تحریر بھی کیا۔ کہ آپ احمدیوں کی زیادہ تعریف کرتے ہیں۔ مگر انہوں نے یہ غور نہیں کیا۔ کہ سچ بات کا چھپانا بھی کتنا بڑا گناہ ہے"

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# خطبہ جمعہ

## تبلیغ احمدیت کیلئے تیاری ضروری ہے

## دلائل صداقت استعمال کرنے کا طریق

## فَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ کی مثال

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

(۱۷ مارچ ۱۹۲۳ء)

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

**تمہید** مینے پچھلے بعض خطبات میں اپنی جماعت کے احباب کو اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے کہ یہ زمانہ تبلیغ کا ہے۔ اسلئے ہمارے تمام احباب کو چاہیئے۔ کہ اس اسلام کی اشاعت میں جو ہمیں مسیح موعود کے ذریعہ ملا ہے۔ اپنی تمام تر توجہ سے لگ جائیں۔ جب تک یہ صداقت دنیا کے ہر گوشہ گوشہ میں نہ پھیل جائے۔ اسوقت تک ہم چین نہ لیں۔ لیکن ایک سوال یہ ہے کہ تبلیغ کس رنگ میں کی جائے۔ ظاہر ہے کہ جب تک ہتھیار نہ ہوں دلائل اور ثبوت نہ ہوں۔ انسان دوسرے کو قائل نہیں کر سکتا۔ اس لئے میں لوگوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ سلسلہ کی صداقت کے ثبوت یاد کریں۔ اور خوب سمجھ لیں۔ کیونکہ اس کے بغیر آپ دوسرے کو سمجھا نہیں سکتے۔

**صداقت کا اثر** دنیا میں جس قدر صداقتیں ہیں ان سے ایک نور پھیلتا ہے۔ اور اس نور سے صداقت چھن چھن کر قلوب تک پہنچتی۔ لوگ نہیں جانتے مگر صداقت پہنچ جاتی ہے۔ ایسی حالت میں انسان ایک دو دلیلوں سے سمجھ جاتا ہے مگر دوسرے کو نہیں سمجھا سکتا۔ اگر ایسا شخص جو خود تو صداقت کو سمجھ چکا ہے۔ مگر دلائل اسکے پاس اتنے نہیں ہیں کہ دوسرے کو سمجھا سکے۔ اور سمجھانے کی کوشش کریگا تو اس کی کوشش الٹا گر جائیگی۔

**صداقت کی اشاعت کیلئے اثر** [illegible]

ایک یہ کہ خدا سے تعلق ہو۔ دعائیں قبول ہوتی ہوں۔ خدا کی طرف سے ایک اثر دیا گیا ہو۔ دوسری بات یہ ہے کہ وہ صداقتیں جو انکو ملی ہوں۔ انکو ایسے طریق سے پیش کر سکے کہ لوگ ان کا انکار نہ کر سکیں۔ بہت سے لوگ ہوتے ہیں۔ جن کو خود تو یقین ہوتا ہے مگر اتنا علم نہیں ہوتا۔ جو دوسرے کو سمجھا سکیں ایسے لوگ خود بھی ٹھوکر کھاتے ہیں۔ اور دوسروں کی ٹھوکر کا بھی موجب ہوتے ہیں یا کم از کم موجب ہدایت نہیں ہوتے۔ اور ان کی کوششوں سے لوگوں کے دل متاثر نہیں ہوتے۔

ان زبردست دلائل میں سے جو حضرت صاحب کے لیے ہم پیش کیا کرتے ہیں۔ ایک میں یہاں پیش کرتا ہوں۔ یہ دلیل اپنے اندر اتنی شقیں رکھتی ہے کہ انکو بہت سے لوگ جانتے بھی نہیں سمجھنا تو بڑی بات ہے۔ اور اسی لئے ان کی بات کا دوسروں پر اثر نہیں ہوتا۔

**دلائل سے کس طرح مدعا ثابت ہوتا ہے۔** یاد رکھنا چاہیئے کہ جتنے دلائل ہوتے ہیں۔ وہ اور دلائل سے ملکر ایک مدعا کو ثابت کیا کرتے ہیں جس طرح علم کے درجے ہوتے ہیں۔ اول جماعت۔ دوم جماعت۔ سوم جماعت وغیرہ وغیرہ۔ اسی طرح دلائل کے بھی درجے ہوتے ہیں۔ ایک دلیل ایک حصہ کو ثابت کرتی ہے۔ دوسری دلیل اس کے ساتھ ملکر اوپر کے حصوں کو ثابت کرتی ہے اگر پہلی جماعت کا طالب علم سمجھے کہ میں لائق ہو گیا۔ اور انتہائی ترقی پا گیا۔ تو وہ نادان ہو گا۔ اسی طرح اگر دلیل کا ایک حصہ پیش کرکے کوئی یہ خیال کرے کہ اس سے میرا مخالف خاموش ہو جائیگا۔ تو یہ اس کی ناسمجھی ہو گی کیونکہ دلائل میں یہ بات ہوتی ہے کہ دلیل کا ایک حصہ ایک بات ثابت کیا کرتا ہے۔

**ہستی باری کی ایک دلیل** مثلاً خدا ہے یہ ایک بہت بڑا دعویٰ ہے۔ اسپر زمین و آسمان گواہ ہیں لیکن اتنی بڑی دلیل سے بھی صرف اتنا ثابت ہوتا ہے کہ خدا ہونا چاہیئے۔ مگر یہ بات کہ خدا ہے بھی یا نہیں وہ اس سے ثابت نہیں ہوتا۔ اسپر حضرت صاحب نے بڑی بحث کی ہے اور فرمایا ہے کہ زمین و آسمان سے اتنا ثابت ہوتا ہے۔ کہ خدا ہونا چاہیئے۔ لیکن خدا کے ہونے کی قطعی دلیل یہ نہیں۔ بلکہ یہ ہے کہ خدا آپ اپنے آپ کو ہمارے سامنے ظاہر کرے اور کہے کہ میں ہوں۔ زمین و آسمان یہ بات پیدا نہیں کرتے ان سے صرف اتنا پتہ لگیگا کہ خدا ہونا چاہیئے۔ اور خدا کی ضرورت ہے۔ اور جب تک خدا اپنے آپ کو ہم پر ظاہر نہ کرے تب تک یہ یقین نہیں ہوتا کہ خدا ہے۔ زمین و آسمان سے خدا کی طرف توجہ ہوتی ہے۔ اور جب خدا انسان کے دل پر نازل ہوتا ہے اور بتاتا ہے کہ میں ہوں۔ تب یقین ہو جاتا ہے۔

**کلام الٰہی کی شناخت** اسمیں ایک تیسری بات بھی ہے اور وہ یہ کہ جس بات کو کوئی انسان خدا کی بات کہتا ہے۔ وہ اسکی اختراع یا غلطی تو نہیں ہے۔ اور اسے کوئی دھوکہ تو نہیں لگ گیا۔ بعض اوقات یونہی معلوم ہوتا ہے کہ کسی نے آواز دی ہے۔ مگر ہوتا کچھ نہیں صرف کان بجتے ہیں۔ میرے ساتھ کئی دفعہ ایسا ہوا ہے۔ اور کئی آدمیوں کے ساتھ بھی ہوا ہو گا کہ پیچھے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی آواز آئی ہے۔ مگر جب اس طرف دیکھا جاتا ہے۔ تو کوئی آواز دینے والا نہیں ہوتا۔ پس اسوقت یہ بھی دیکھنا ہو گا کہ جس آواز کو اس نے سنا ہے۔ وہ واقعی آواز تھی۔ یا محض اس کے کان بجے تھے۔ اس کے معلوم کرنے کے لئے یہ علامت ہے کہ جو بات خدا کی طرف سے ہو اس کے ساتھ نشان بھی ہوتے ہیں۔ مثلاً مجھے آواز آئے "محمود" جب میں اس آواز پر مڑ کر دیکھوں اور کسی کو نہ پاؤں تب میں یہی سمجھوں گا کہ یہ آواز نہ تھی۔ بلکہ محض میرے کانوں کی غلطی تھی۔ مگر جب مجھے محمود کی آواز آئے۔ اور میں پیچھے مڑ کر دیکھوں کہ ایک شخص دوڑتا ہوا میری طرف آ بھی رہا ہو۔ تب میں یہی کہونگا۔ کہ یہ میرے کانوں کی غلطی نہ تھی۔ واقعی اس آدمی نے مجھے بلایا تھا۔

پس جب کبھی کوئی آواز آتی ہے۔ اور اس آواز کے مطابق نصرت بھی ہوتی ہے۔ تو وہ آواز دماغ کی کمزوری کا نتیجہ نہیں ہو گی۔ اب غور کرو۔ کہ ایک دلیل کے ساتھ کس قدر دلائل نے ملکر خدا تعالیٰ کی ہستی کا ثبوت دیا ہے اگر دلیل کے ایک حصہ پر ہی اکتفا کر لیا جائے۔ اور باقی نہ لئے جائیں۔ تو مطلب ثابت نہیں ہوتا۔ یہ میں نے ایک مثال خدا کی ہستی کی دلیل کے متعلق بتائی ہے۔

**نبی صادق کی صداقت** اب میں حضرت صاحب کے

دعویٰ کے ثبوت میں یا ہر ایک رسول کے دعویٰ کے ثبوت میں ایک دلیل بیان کرتا ہوں۔ اور میں بتاؤں گا کہ کس طرح قدم قدم صداقت ثابت ہوتی ہے۔ اور ایک درجہ سے دوسرے اور دوسرے سے تیسرے درجہ میں جاکر بات صاف ہوتی ہے۔ مثلاً حدیث میں آیا تھا۔ اور قرآن شریف سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ مسیح موعود کو اس زمانہ میں آجانا چاہیئے مگر اس سے حضرت مرزا صاحب کا سچا ہونا ثابت نہیں ہوتا۔ یا مثلاً چاند اور سورج کو گرہن لگ گیا۔ اور یہ مسیح موعود کی آمد کی نشانی ہے۔ مگر محض اس سے ثابت نہیں کہ حضرت مرزا صاحب مسیح یا مہدی ہیں۔ بلکہ کچھ اور دلائل ہیں جن کے ملنے سے یہ بات ثابت ہو سکتی ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص صرف چاند اور سورج گرہن سے ہی خیال کرے کہ حضرت مرزا صاحب کی صداقت ثابت ہوگئی۔ اور اسی دلیل سے چاہے کہ کسی کو صداقت مسیح موعودؑ کا قائل کیلئے تو وہ ٹھوکر کھائے گا۔ اس لئے میں ایک موٹی دلیل صداقت کی پیش کرتا ہوں۔ اور یہ بھی بتاؤں گا کہ اس دلیل سے کس طرح صداقت ثابت ہوتی ہے۔

**فقد لبثت فیکم عمرًا** اور دوسرے فرمایا کہ فقد لبثت فیکم عمرًا من قبلہ افلا تعقلون۔ یہ دلیل ہے جو قرآن کریم میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کی دی گئی ہے۔ اس کے متعلق ہم دیکھنا یہ چاہتے ہیں۔ کہ کہاں تک صداقت کے معلوم کرنے میں مدد دیتی ہے۔ عام طور پر لوگ خیال کیا کرتے ہیں کہ اس سے سب دعاوی کی صداقت ثابت ہو جاتی ہے۔ حالانکہ بات یہ نہیں۔ بلکہ اس دلیل سے دعویٰ کا ایک حصہ ثابت ہوتا ہے۔ عام طور پر لوگ اس سے صرف یہ استدلال کرتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی جھوٹ نہیں بولا۔ آپ پر کبھی اتہام نہیں لگایا گیا۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ آپ اپنے دعویٰ میں سچے ہیں۔ مگر اس سے آپ کی صداقت ثابت نہیں ہوتی۔ کیونکہ یہ طریق استدلال درست نہیں ہے بلکہ اس آیت کے اندر کئی شرطیں ہیں۔ جو کسی رسول کے دعوے کے اثبات کا ایک حصہ بنتی ہیں۔ وہ شرطیں کیا ہیں۔ اور اُن سے کیا ثابت ہوتا ہے۔

**شرط اول** اول یہ کہ فرمایا۔ فقد لبثت فیکم عمرًا اس میں ایک شرط یہ ہے کہ وہ جن لوگوں میں آیا ہو۔ ان میں اس نے عمر کا ایک بڑا حصہ گذارا ہو۔ لوگ کسی کو پرکھ نہیں سکتے۔ جب تک ایک عرصہ تک اس سے واسطہ نہ پڑے۔ وہ دیکھ نہ لیں کہ اس کے حالات بدلتے نہیں رہے۔ اس نے ہمیشہ صداقت کو پکڑے رکھا ہے۔ کبھی صداقت سے اِدھر اُدھر نہیں ہوا۔ جب تک یہ معلوم ہو۔ تب تک اس پر اعتماد نہیں ہو سکتا۔ پس پہلی مدعی کی پہلی حالت معلوم ہونی چاہیئے۔ جس سے معلوم کر سکیں کہ وہ معظم امور میں ہمیشہ ایک بات پر قائم رہا۔ جزوی اُمور میں اگر اختلافات ہُوا ہو تو کوئی بات نہیں اصولی اُمور میں وہ ایک جگہ پر قائم رہا ہو۔ یہ نہ ہو کہ آج وہ ہندو ہے تو کل عیسائی۔ اور پرسوں کسی اور مذہب کا پیرو۔ اگر کوئی ایسا شخص ہو تو اُسے ہم اوتار اور نبی نہیں مان سکتے۔ ہاں مولوی اور عالم ہو سکتا ہے کیونکہ مولوی اور عالم دلیل سے جہاں ٹھوکر کھاتے ہیں۔ اور سمجھ بھی جاتے ہیں۔ اگر کوئی مولوی پچاس مذہب بھی بدلے۔ تو کوئی تعجب نہیں۔ اور عقلی طور پر اس کی اتباع میں حرج نہیں۔ کیونکہ مولوی یا عالم اپنے علم و فکر سے ایک بات کہتا ہے۔ اور وہ اس میں غلطی بھی کر سکتا ہے۔ مگر نبی کے علم اور کلام کا ماخذ خدا ہوتا ہے۔ اسلئے اصولی مسائل میں اس میں اختلاف نہیں ہونا چاہیئے۔ اور نہ ہوتا ہے۔ اسی لئے وہ ٹھوکریں نہیں کھاتا۔ یہ بات دیکھنے کے لئے مدعی کی پہلی زندگی کا معلوم ہونا ضروری ہے۔

**دوسری شرط** دوسری بات اس آیت سے یہ معلوم ہوتی ہے کہ چند دن کے حالات سے صداقت یا عدم صداقت پر بحث نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ دو دو تین تین سال تک دھوکا لگ سکتا ہے ایک آدمی اس عرصہ میں دھوکہ دینے کا منصوبہ باندھ سکتا ہے۔ لیکن ایک لمبا عرصہ پہلے دھوکے کی بنیاد نہیں رکھی جا سکتی۔ اور جب کسی کی ساری عمر سامنے گذری ہو تو معلوم ہو سکتا ہے کہ بچپن میں وہ کیسا تھا۔ جوانی میں کیسا رہا۔ ادھیڑ عمر میں کیسا ہوا اگر یہ بات نہ ہو تو امر مشتبہ ہو سکتا ہے۔ غرض ضروری ہے کہ ایسے شخص کی ساری زندگی سامنے رہی ہو ٭

**تیسری شرط** یہ ہے کہ اسکی زندگی غیر معروف نہ ہو۔ بلکہ ایسی ہو کہ لوگوں نے اس پر نوٹس لیا ہو۔ کیونکہ "عمرًا" اس تنکیر سے عظمت ظاہر ہوتی ہے یعنی ایسی زندگی ہو کہ کفار اس کی زندگی کی بنا پر پکار اُٹھیں کہ کنت فینا مرجوًا تجھ سے ہمیں بڑی بڑی اُمیدیں تھیں۔ غرض اس کی زندگی نہایت اہم اور شاندار ہو۔ لوگوں کے اس سے معاملات پڑتے رہے ہوں۔ اور لوگوں نے ہر حال میں اس کی نیکی اور اعلیٰ زندگی کو مشاہدہ کیا ہو۔ پھر جب وہ کہے کہ میں تم میں رہا ہوں۔ میرا بچپن۔ میری جوانی اور میری ادھیڑ عمر تم نے دیکھی ہے۔ پھر وہ ضرور قابل توجہ ہوتا ہے۔

**چوتھی شرط** پھر فرمایا کہ "من قبلہ" اس میں ایک اور شرط پائی جاتی ہے۔ کہ اس کی نیکی اور متقیانہ زندگی دعویٰ سے پہلے پائی جاتی ہو جب دعویٰ کرتا ہے۔ تو لامحالہ دعویٰ کے مطابق بہ تکلف بھی بننا پڑتا ہے۔

یہ چار نشان ہیں۔ جو ایک مدعی میں ہونے چاہیئیں۔ اور یہ اس آیت میں بیان ہوتے ہیں۔ اول یہ کہ وہ شخص اپنی قوم میں زندگی بسر کرے (۲) لمبی زندگی بسر کرے۔ (۳) دعویٰ سے پہلے کی عمر کا حصہ اس شان سے گذرا ہو کہ اس پر لوگوں کی توجہ پڑتی ہو۔ اور اس کے متعلق لوگوں کا یہ خیال ہو۔ کہ اس کی زندگی بڑی ہونہار اور فائدہ بخش زندگی ہے (۴) کہ وہ زندگی دعویٰ سے قبل کی ہو۔

**اس دلیل کا اثر** یہ چار شرطیں ہیں۔ جو اس آیت کے ماتحت کسی مدعی میں پائی جانی ضروری ہیں۔ اور ان کے بغیر اس کا دعویٰ کوڑی کی قیمت کا بھی نہیں ہوتا۔ سال دو سال۔ تین یا چار سال کی عمر سند نہیں ہو سکتی۔ اتنے اتنے عرصہ میں لوگ دھوکہ دے سکتے ہیں۔ ہاں بچپن میں منصوبہ نہیں ہو سکتا۔ اس لئے بچپن کی حالت ہو۔ پھر جوانی میں دیکھا ہو۔ ادھیڑ عمر میں لوگوں کے سامنے رہا ہو۔ ایسا شخص اگر کہے کہ تم میری عمر پر اعتراض کرو تو وہ حق بجانب ہو سکتا ہے نہ کہ ایسا شخص جو چند سال کسی جگہ گذارے اور اسکی زندگی نمایاں زندگی نہ ہو وہ یہ دعویٰ کر بیٹھے کہ میرے اس حصہ عمر پر کوئی اعتراض تو کرو۔ یہاں سے ایک شخص مرتد ہو کر لاہور گیا۔ اس نے کہا کہ اے قادیان والو! میری زندگی پر کوئی اعتراض کرو اور اسنے یہ آیت پیش کی۔ اگر ہر ایک شخص اس دلیل کو اسلئے پیش کرے

کہ اس کی چند سالہ زندگی کے عیب کسی کو معلوم نہیں تو قادیان کے پنڈورے کے کئی چوڑھے اور سانسی بھی اٹھ کر کہہ سکتے ہیں۔ کہ ہماری زندگی پر کوئی عیب تو دکھا۔ ہم لوگ جو ان کے حالات سے واقف نہیں ہیں ان کو کیا کہہ سکتے ہیں۔ بات اصل میں یہ ہے۔ کہ اس آیت کے رو سے یہ ضروری ہے۔ کہ مدعی نے دعوے سے پہلے اس شان سے زندگی بسر کی ہو۔ کہ ہر ملت کے لوگ اس کے متعلق پکار اٹھیں۔ کہ کنت بلینا مرجوا۔ تجھ پر بڑی بڑی امیدیں تھیں۔ یہ بات نہ ہو۔ تو ہر شخص مدعی بن بیٹھیگا۔ پھر یہ بھی اس آیت سے ظاہر ہے۔ کہ دعوٰی سے قبل کی زندگی ہو۔ کیونکہ دعوے کے بعد ایک شخص تو تکلف سے بھی اپنی حالت کو سنبھال سکتا ہے۔ پس اس دلیل میں چار شرطیں ہیں۔ وہ چاروں ہی پائی جانی چاہئیں۔ اگر ان کو مد نظر نہ رکھا جائے۔ تو یہ دلیل ہی نہیں بن سکتی۔ اب دیکھو حضرت مرزا صاحب کی پہلی زندگی ایسی عظیم الشان تھی۔ کہ آپ سمجھدار لوگوں کی نظر میں خاص وقعت رکھتے تھے۔ اور جائدادوں کے متعلق کہدیا کرتے تھے۔ کہ جو آپ فیصلہ کریں گے ہم اس تسلیم کرلیں گے۔ کیونکہ وہ لوگ باوجود عداوت کے جانتے تھے۔ کہ آپ حق سے ادھر ادھر نہونگے۔

**ان شرطوں کے بغیر**

اگر یہ بات نہو۔ تو فقد لبثت فیکم عمرًا کا کچھ مطلب ہی نہیں بنتا۔ اور نوے فیصدی ایسے لوگ ہوسکتے ہیں۔ جن پر بجہ نا واقفیت کسی کو کوئی اعتراض نہیں ہوتا۔ لیکن وہ اس آیت کے مصداق نہیں ہوسکتے۔ کیونکہ سینکڑوں [illegible] ہوتے ہیں۔ کہ وہ ایسی گمنامی کی زندگی بسر کرتے ہیں لوگوں کی ان پر نگاہ بھی نہیں پڑتی۔ ان پر کسی نے [اع]تراض کیا کرنا تھا۔

**[بی]ان کردہ دلیل اور نبی کریم**

اب اس کے ماتحت دیکھو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم [کی صد]اقت ثابت ہے۔ ہم حضرت ابراہیم۔ حضرت موسیٰ [و]غیرہ کو سچا مانتے ہیں۔ مگر ان کی زندگی ہمارے سامنے نہیں۔ مگر چونکہ ان کی صداقت کی شہادت آنحضرت صلے اللہ [علیہ] وسلم نے دی ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت ثابت ہے۔ جس کے متعلق دوست و دشمن کی گواہی موجود ہے۔ کہ آپ کے دعوے سے قبل کی زندگی نہایت شاندار اور پاک باز انہ تھی۔ اس لئے گذشتہ انبیا کو بھی ہم سچا یقین کرتے ہیں۔ تو یہ آیت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے صداقت کی دلیل ہے۔ اور حضرت مسیح موعود کے لئے شہادت ہے۔ ہر ایک اس شخص کے لئے نہیں۔ جو کس مپرسی کی حالت میں پڑا رہا ہو۔ پس ہر ایک شخص یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ میرا کوئی جرم ثابت کرو۔ ورنہ مجھے نبی مانو۔ اس طرح تو اسی فیصدی لوگ نبی بن جائیں گے۔ یہ دلیل اس کے لئے ہے جسکی زندگی اور حالات لوگوں کی نظر میں ہوں۔ اور دعوے سے قبل لوگ جھوٹ اور خیانت کو اس سے ناممکن سمجھتے ہوں۔ اور یقین رکھتے ہوں۔ کہ جو یہ کہے۔ وہ سچ ہے۔ وہ اپنی خوبیوں کے لحاظ سے ایسا ہو۔ کہ لوگ اس کی بظاہر خلاف عقل بات کو بھی ماننے کے لئے تیار ہوں۔ ایسا شخص سینکڑوں سال میں ایک پیدا ہوا کرتا ہے۔

**اس دلیل کے بعد**

لیکن یہاں تک ایک بات ثابت ہوئی۔ کہ ایسا شخص جھوٹ نہیں بولتا۔ مگر ہوسکتا ہے۔ کہ پاگل ہو گیا ہو۔ جیسا کہ پاگل اپنے آپ کو بادشاہ سمجھتا ہے۔ ایسا شخص اگر اپنے آپ کو نبی کہتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ کہ مجھ کو الہام ہوتا ہے تو وہ جھوٹ نہیں کہہ رہا ہوتا۔ بلکہ اس کی دماغی حالت درست نہیں۔ اس لئے وہ کہتا ہے۔ ایسی حالت میں اور دلائل کی ضرورت پڑیگی۔ جو دعوٰی کے بعد اس کے دعوٰی کو ثابت کرینگے۔

**اس دلیل کو نہ سمجھنے سے ٹھوکر**

غرض لوگ اس دلیل کو نہ سمجھنے کی وجہ سے اسے غلط طور پر پیش کرتے ہیں۔ جیسا کہ محمد نصیب نے کہا۔ کہ ورے قادیان والو مجھ پر کوئی اعتراض تو کرو۔ حالانکہ مشہور ہے کہ خبث نفس نگردد بسالہا معلوم۔ کہاں لوگوں نے اس پر غور کیا۔ اور اس کو کامل روحانیت والا سمجھا۔ چند دن رہنے سے کوئی شخص اس آیت کا مصداق ثابت نہیں ہوسکتا۔ اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ ساری عمر کی پاکیزگی دکھائی جائے۔ اس کے بعد غور کیا جائے گا۔ کہ جو کچھ وہ کہتا ہے۔ کسی عقیدے کی وجہ سے تو نہیں کہتا۔ جیسا کہ برہمو سماج والے اس بات کو جو دل میں پیدا ہو الہام کہتے ہیں۔ یا پاگل تو نہیں۔ یہ سب باتیں ہیں۔ جو اس میں دیکھی جائینگی۔ جھوٹا اسی کو کہا جائے گا۔ جس میں ان باتوں میں سے کوئی نہ پائی جائے۔ مگر ان باتوں کو محفوظ نہ رکھا جائے۔ تو انسان دوسروں کو بھی صداقت نہیں منوا سکتا۔ اور خود بھی ٹھوکر کھا جاتا ہے۔ اور یہ اسکی اپنی غلطی ہوتی ہے۔ پتھری نکالنے کے آلہ سے آنکھ کا کیٹرک نہیں نکل سکتا۔ لوہار کو برمے کی ضرورت ہو۔ تو اس کا کام ہتھوڑے سے نہیں چل سکتا۔ جو دلیل جتنا ثابت کرتی ہو۔ اس سے اتنا ہی ثابت کرو۔ اور اگلے حصہ کو اور دلیل سے مضبوط کرو۔ تب فائدہ ہوسکتا ہے۔

یہ دلیل میں نے جس رنگ اور جس طریق سے پیش کی ہے اس پر غور کرو۔ اور دیکھو۔ کہ کس طرح کس بات سے کیا اور کہاں تک ثابت ہوتا ہے۔ غرض حضرت مسیح موعود نے جو دعوٰی کیا ہے۔ اسکی تبلیغ ضروری ہے۔ مگر اس کیلئے جن جن دلائل کی ضرورت ہے۔ ان کے جاننے کے بغیر تبلیغ میں کامیابی نہیں ہوسکتی۔ احباب دلائل کو پیش کرنا اور صحیح طور پر پیش کرنا سیکھیں۔ تاکہ ان کی باتوں کا اثر ہو۔ اور لوگ حق کو قبول کریں۔ اللہ تعالےٰ توفیق دے۔ کہ ہم حق کو سمجھیں۔ اور اس کے دلائل معلوم کریں۔ اور ان کے استعمال کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

## زکوٰۃ کی ادائگی

زکوٰۃ کی ادائگی ایک نہایت ضروری مذہبی فرض ہے۔ جس کی بجا آوری ہر صاحب نصاب مرد وعورت پر لازمی ہے۔ مگر عام طور پر اس بارے میں سستی کی جاتی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے زکوٰۃ ادا کرنیکی طرف احباب کو توجہ دلانے کا خاص ارشاد فرمایا ہے۔ اگر باوجود اطلاع ہو جانے کے اب بھی کوئی شخص اسکی ادائگی سے پہلوتہی کریگا۔ تو اسکا معاملہ حضور کی خدمت میں پیش کیا جائیگا۔ تمام احمدی جماعتوں کے کارکن اصحاب دیگر احباب کو اعلان سے آگاہ کریں۔

خاکسار:۔ ناظر تعلیم وتربیت۔ قادیان۔

## دشمن کش حربے نصف قیمت پر

مولوی ثناء اللہ امرتسری مشہور دشمن سلسلہ احمدیہ کا ناطقہ بند کرنیوالا دس کتابوں کا مکمل سٹ جن کی موجودہ قیمت تین روپیہ ہے۔ ماہ مارچ میں نصف قیمت عـہ۱ میں ملے گا۔ اور ۸/ محصولڈاک بذمہ خریدار۔ عـہ۱ روپے کا وی پی بھیجا جائیگا۔ ثنائی فرار مباہلہ سے انکار۔ فیصلہ الٰہی ثنائی روسیاہی۔ ثنائی وٹو۔ فیصلہ خدائی بر مسلمات ثنائی۔ مرقع ثنائی۔ چودہویں صدی کا یہودی۔ ثنائی چکر۔ ثنائی ہرزہ درائی۔ صادق کلمات بجواب ثنائی بفوات۔ ہدیہ قاسم۔ دو دو چار چار دوست مکر منگائیں تو محصولڈاک میں کفایت ہوگی۔ جلد درخواست کرد یوقت جاتا نہ پائیے

المشتہر: منیجر فاروق بک ایجنسی ضلع گورداسپور۔ پنجاب۔

## ایک اراضی فروخت ہوگی

جو کہ اراضی واقعہ قادیان متصل دارالضعفاء جانب شمال بر لب سڑک داندر آبادی تعدادی چھ کنال ۱۸ مرلہ میری ملکیت ہے۔ میں اس کو فروخت بنرخ بازاری پر کرنا چاہتا ہوں۔ جس کسی شخص کو خریداری منظور ہو۔ وہ خیرالدین وثیقہ نویس قادیان سے مل کر موقعہ دیکھ لیں۔ اور قیمت کا فیصلہ کر لیں۔ ۲۲ فروری ۱۹۲۴ء

لاہور سوتر منڈی۔ برمکان شیخ نصیرالدین مرحوم۔

خان بہادر مرزا سلطان احمد صاحب پنشنر۔ ای۔ اے۔ سی

## مسلمانوں کی امداد کا غیبی فرشتہ

آل انڈیا محمڈن مسلم فیملی ریلیف فنڈ ایسوسی ایشن لاہور

## سینکڑوں روپیہ کی مستقل آمدنی

ہر شہر اور قصبہ میں مسلمان ایجنٹوں کی ضرورت ہے

## سینکڑوں روپیہ کی امداد

ہر مسلم مرد و عورت ممبر ہو کر حاصل کر سکتا ہے

۱/ کے ٹکٹ بنام جنرل منیجر روانہ کر کے قواعد و ضوابط طلب کریں ❊

## میدان ارتداد سے تریاق چشم کی تصدیق

مکرمی جناب مرزا حاکم بیگ صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آپ کی ایجاد کردہ تریاق چشم کی میں بہت تعریف سنا کرتا تھا۔ مگر جب میں نے اسے خود استعمال کیا۔ تو واقعی یہ اُس تعریف سے بھی بالا نکلا۔ میدان ارتداد میں بہت آنکھوں نے اس سے روشنی پائی۔ بہت لوگوں نے آپ کو دعائیں دیں۔ افسوس ہے۔ کہ میں کثرت کار کی وجہ سے ان لوگوں کی تعداد یاد نہیں رکھ سکا۔ تریاق چشم کو میں اپنے جھولے میں رکھتا ہوں۔ سفر میں جس مریض پر استعمال کرتا ہوں۔ چنگا ہو جاتا ہے۔ ککروں کا تو نام و نشان نہیں رہتا۔ سرخی کٹ جاتی ہے۔ خارش مٹ جاتی ہے۔ آنکھیں ہلکی ہو جاتی ہیں۔ خود میری آنکھیں عرصہ پانچ چھ سال سے سخت خراب تھیں۔ ککروں کا اس قدر زور تھا۔ کہ کارڈ تک نہیں لکھ سکتا تھا۔ اور روشنی کی برداشت نہیں تھی۔ علاج کرا کرا کر تھک گیا تھا۔ آخر سخت مجبور ہو کر جناب ڈاکٹر سید محمد اسماعیل صاحب سے اپریشن کرایا جس سے مجھے بہت فائدہ ہوا۔ مگر اس کے بعد میں نے تریاق چشم کا استعمال شروع کیا۔ جو سونے پر سہاگہ ثابت ہوئی۔ اب میدان ارتداد میں باوجود سخت دھوپ میں سفر کرنے کے آنکھیں تندرست رہتی ہیں۔ بیشک یہ ککروں کے لئے ایک ہی دوائی ہے۔ کاش کہ دنیا اس عجیب وغریب دوائی سے فائدہ اٹھا کر آپ کی قدر کرے۔ والسلام

خاکسار:۔ محمد شفیع اسلم انسپکٹر ملکو انسداد ارتداد۔ فرخ آباد

(قیمت پانچروپے فی تولہ محصولڈاک ۱۱/ وغیرہ بذمہ خریدار)

المشتہر

میرزا حاکم بیگ احمدی موجد تریاق چشم

دگھی (شاہدولہ) گجرات۔ پنجاب

## کتاب نہج المصلی

یعنے

## مجموعہ فتاوٰی احمدیہ جلد اوّل

ضخامت ۵۴۷۔ قیمت معہ محصولڈاک للعہ۔

نہج المصلی۔ اس کتاب کا یہ الہامی نام ہے۔ دیکھو اخبار بدر ۴ ر اکتوبر ۱۹۰۶ء کشفی وحی کے رنگ میں اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ نظارہ دکھایا فرماتے ہیں۔ میں نے دیکھا۔ کہ ایک کتاب ہے۔ گویا وہ میری کتاب ہے اس کا نام نہج المصلی ہے۔ پس اس کتاب کے معتبر ہونے میں یہ کہنا کافی ہے۔ کہ آج سے ۱۷ سال پہلے اللہ تعالےٰ نے اس کا نام خود مقرر فرمایا۔ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح اوّل وثانی علیہم السلام کے فتوے بترتیب ابواب فقہ درج ہیں۔ فتوےٰ کا حوالہ و ماخذ درج ہے۔ تھوڑے نسخے شائع ہوئے ہیں ❊

## کتاب اسرار شریعت ہر سہ جلد فتنہ ارتداد کے مقابلہ پر

ضخامت ۴۹۶۔ قیمت معہ محصول ڈاک عـہ/

اس کتاب میں ساری اسلامی فقہ کے اسرار ترتیب وار بیان کر کے ہر مسئلہ فقہ کے بارہ میں آریہ۔ عیسائیوں دہریوں وغیرہ کے اعتراضات کے جواب بیدردانہ لکھے گئے۔ اسلام کا ایسا کوئی مسئلہ نہیں۔ جس پر کسی نے اعتراض کیا ہو۔ اور اس کا جواب اس کتاب میں نہ آگیا ہو۔

## اردو ترجمہ فتوحات مکیہ ہر سہ باب کامل

ضخامت ۳۵۸ صفحے۔ قیمت معہ محصولڈاک عـہ۱۲/

اس کتاب کے مؤلف حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ جنہوں نے ساتویں صدی ہجری میں اسلامی فلسفہ و علم تصوف کو زندہ کیا تھا۔ اس کتاب کا ہر مسئلہ آب زر سے لکھنے کے قابل ہے۔ کتاب مذکورہ بالا ملنے کے لئے پتہ ذیل پر درخواست کریں ❊

مولوی محمد فضل خاں۔ ڈاکخانہ چنگا بنگیال

تحصیل گوجرخاں ضلع راولپنڈی

اشتہارات کی صحت کے ذمہ دار خود مشتہر ہیں نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

## خدا کی نعمت

سنہ ۱۹۱۰ء میں حضرت خلیفۃ المسیح مولانا مولوی حکیم نور الدین صاحب نے میری شادی کرائی۔ بعد ازیں میرے گھر یکے بعد دیگرے لڑکیاں پیدا ہوئیں۔ چونکہ حضرت مولوی صاحب تمام مخلوق کیلئے رحمت تھے۔ آپ میرے ساتھ مہربانی فرماتے۔ سنہ ۱۲ء میں میں نے آپ کے پاس رہنا شروع کیا۔ آپ نے پڑھاتے ہوئے مجھ سے فرمایا۔ میاں بچے تمہارے گھر لڑکیاں پیدا ہوتی ہیں۔ اور یہ بیماری ہے۔ یہ نسخہ بنا کر استعمال کرو۔ خدا کے فضل سے لڑکے پیدا ہوتے ہیں۔ یہ عجیب علاج ہے۔ میں نے خیال نہ کیا۔ پھر میرے گھر تیسری لڑکی تولد ہوئی۔ تب میں نے آپکی بتائی ہوئی دوائی استعمال کی۔ اس دوائی کے استعمال کے بعد میرے تین لڑکے خدا کے فضل سے ہوئے۔ جن دوستوں کے ہاں یہ بیماری ہو یہ عجیب دوا استعمال کریں۔ خدا کے فضل سے نرینہ اولاد ہوگی۔ قیمت دوائی تین روپے۔ المشتہر

عبد الرحمٰن کاغانی۔ دواخانہ رحمانی۔ قادیان۔ ضلع گورداسپور

## تیرہ سو اکتالیس روپیہ انعام

ہر وہ احمدی جو ایک مرتبہ کتاب تحقیق کا مکمل مطالعہ کر دیتا ہے اسکی یہ رائے ہو جاتی ہے کہ یہ کتاب ایسی کتاب ہے جو ہر احمدی کی ہر وقت جیب میں رہنی چاہیئے۔ معمولی اردو لکھا پڑھا احمدی اس کتاب کے ذریعہ خدا کے فضل و کرم سے بڑے سے بڑے مناظر کا مقابلہ کر سکتا ہے۔ صداقت احمدیت میں جسقدر قرآن و حدیث کی آیات ہیں وہ سب اسمیں درج ہیں۔ آپ خود غور کیجئے۔ کہ مخالف کہاں تک مقابلہ کریگا۔ اس میں تو تیرہ سو اکتالیس دلائل درج ہیں اور ان کی تردید کرنیوالے کو تیرہ سو اکتالیس روپیہ انعام بھی مقرر ہے۔ میں سچ کہتا ہوں۔ کہ جسنے اسکو نہیں پڑھا وہ ایک بیش بہا خزانہ سے محروم رہا۔ کیونکہ اس میں بہت سی ایسی باتیں درج ہیں۔ جو آپکے مطالعہ میں آجتک نہیں آئیں۔ اگر آپ احمدیت کے پورے فاضل ہیں تب بھی آپ میرے کہنے سے اسکو منگوالیں اور بعد مطالعہ بذریعہ وی پی میرے نام واپس کر دیں۔ اسمیں آپکا نقصان کسی طرح بھی نہیں سراسر فائدہ ہے۔ چھوٹی تقطیع ہے تاکہ ہر وقت جیب میں رہ سکے۔ جزبندی کی عمدہ جلد ہے۔ پانسو صفحہ

## سب اوورسیر

اوورسیر سب انجینیر کے پراسپکٹس بینجر سول انجینیرنگ کالج پشاور سے مفت طلب فرمائیے۔

## تین رشتوں کی ضرورت ہے

تحصیل شکرگڑھ میں ایک کنبہ میں تین رشتوں کی ضرورت ہے لوہار ترکھان قوم کے افراد کے لئے اچھا موقعہ ہے۔ آمدنی معقول رکھتے ہیں علاوہ اپنے خاص کام کے ٹھیکہ پر زمین لیکر کاشتکاری بھی کرتے ہیں۔ ضرورتمند احباب باقی امور کے متعلق پتہ ذیل پر خط و کتابت کریں۔

غلام احمد مولوی فاضل بدو ملہوی مبلغ شکرگڑھ خاص ضلع گورداسپور

## اس میں علامہ حسین بن مبارک زبیدی المتوفی سنہ ۹۰۰ھ نے

ترجمہ صحیح بخاری کی نو ہزار حدیثوں میں سے نہایت احتیاط کے ساتھ مرفوعات و مقطوعات مابعد کے واقعات اور مکررات کے حذف کے بعد ہر ایک مضمون کی ایک ایسی صحیح اور متصل منفصل اور مستند حدیثیں جمع کی ہیں۔ جن کے دیکھنے سے ساری بخاری پر عبور ہو جاتا ہے۔ اور پہلے اس کا صرف اردو ترجمہ ۲۰۵ چھوٹے صفحات پر چھپا۔ تو ہاتھوں ہاتھ نکل گیا۔ مگر شائقین کلام خیر الانام کی یہی خواہش پائی گئی۔ کہ اصل حدیث شریف بھی ساتھ ہو۔ چنانچہ مکرر تنقیح و تصحیح کے بعد گیارہ سو بڑی تقطیع کے صفحات پر یہ مبارک کتاب اس طرح چھاپی گئی ہے۔ کہ پہلے ایک مقدمہ میں امام بخاری اور تمام روایان تجرید کے جستہ جستہ حالات ہیں۔ پھر تمام احادیث کے عنوان قائم کرکے ان کی ایسی فہرست دی گئی ہے۔ کہ جسے دیکھ کر ہر شخص آسانی کے ساتھ ہر مطلب کی حدیث نکال سکتا ہے۔ پھر ساری کتاب میں ایک کالم عربی اور بالمقابل اردو ترجمہ دیا گیا ہے۔ کتاب کی لکھائی چھپائی پاکیزہ۔ کاغذ سفید ولایتی جو نہایت مضبوط ہے۔ فرمائشیں جلد بھیجئے۔ تاکہ تیسرے ایڈیشن کا منتظر نہ رہنا پڑے۔ قیمت صرف آٹھ روپیہ۔ کل نو روپیہ چار آنہ (للعہ)

جملہ فرمائشیں مولوی فیروز الدین اینڈ سنز پبلشرز کے نام آویں

# خبریں

——قسطنطنیہ ۹ / مارچ خلیفۃ المسلمین شتلجہ سے ۵ / مارچ شام کو سوئزرلینڈ کی طرف روانہ ہو گئے۔ انہیں اپنے مصارف کے لئے ۲۰۰ پونڈ دیئے گئے۔ اور ۱۲ ہزار پونڈ مزید دیئے جائیں گے۔ اخبارات کا بیان ہے۔ کہ شتلجہ میں خلیفۃ المسلمین کمزور اور علیل نظر آتے تھے۔ خاندان عثمان کے دیگر ارکان کو ۷ / مارچ کو خارج البلد کیا جانا تھا۔ ان میں سے ہر ایک کو ایک سو پچیس پونڈ دئے جائیں گے تجویز ہے۔ کہ یلدیز کو شک محل سلطانی کو مصطفٰے کمال کا گھر بنا دیا جائے۔

——یروشلم ۷ / مارچ شاہ حسین حجاز نے عراق شرق یردون اور حجاز کے خلیفہ ہونے کا اعلان کر دیا ہے۔

——لنڈن ۹ / مارچ شاہ حسین کی خلافت کے اعلان کے سلسلہ میں مصر اور مراکش نے بھی اپنے امید وار پیش کئے ہیں۔ ہندی مسلمانوں کی رائے کا انتظار ہے۔

——قاہرہ ۹ / مارچ علماء مصر نے مسلمانان عالم کے نام ایک اعلان جاری کیا ہے۔ کہ ہر مومن کے لئے خلافت کا ہونا ایسا ہی ضروری ہے۔ جیسا کہ انسان کے لئے عقل کا ہونا لازمی ہے۔ اور لکھا ہے۔ کہ ایک دنیاء اسلام کی کانگرس منعقد کر کے اس مسئلہ کا حل کریں۔

——عصمت پاشا نے نئی پارلیمنٹ ترتیب دے دی ہے جس میں شیخ الاسلام اور رئیس عملہ فوزی پاشا کو شامل نہیں رکھا گیا۔ شاہی خاندان کے تمام افراد کشتی یا گاڑی کے ذریعہ چلے گئے ہیں۔ جو چند خواتین باقی ہیں۔ ان کو جلد نکل جانے کا حکم دیا جائیگا۔

——پیرس ۱۰ / مارچ۔ فرانس میں شاہ حسین کی خلافت کی خبر خوشی سے سنی گئی۔ بعض حلقے عبد المجید کو فرانس میں لانے کو زور دے رہے ہیں۔

——صوفیہ ۹ / مارچ خلیفۃ المسلمین کے ساتھ دو بیویوں اور ایک بیٹے کے علاوہ ایک بیٹی بھی ہے۔

لنڈن ۷ / مارچ حال میں بندرگاہ میں ہڑتال ہوئی ہے۔ اس کا یہ نتیجہ نکلا ہے۔ کہ بندر لنڈن کے افسران نے پچاس اور سو فی صدی اضافہ جہازوں کے کرایہ میں کر دیا ہے۔

——سوئٹزرلینڈ۔ ۷ / مارچ سابق خلیفۃ المسلمین اور ان کا خاندان ٹرکی کو ہمیشہ کے لئے خیرباد کہہ کر آج یہاں پہنچ گیا ہے۔

——لنڈن ۸ / مارچ وزارت یونان نے استعفا دیدیا ہے بہت سے فوجی افسر اس بات کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ کہ یونان کو جمہوریہ بنایا جائے۔ اور شاہی خاندان کو تخت سے اتار دیا جائے۔

——لنڈن ۸ / مارچ (رسٹیٹمین) پیرس کی ایک رپورٹ مظہر ہے۔ کہ شاہ ایران کو جو آج کل پیرس میں ہیں۔ معزول کر دیا گیا ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ وہ پیرس سے ایران جانے والے تھے۔ کہ انہیں اطلاع دی گئی۔ کہ اب ان کے ایران واپس تشریف لانے کی ضرورت نہیں۔

——لکسر ۷ / مارچ دوپہر کو فرعون کا مقبرہ کھولا گیا۔ حکومت مصر نے لارڈ الینبی اور وزرائے مصر اور ممالک خارجہ کے سفرا اور ارکان مجلس مصر کو مہمانوں کی حیثیت سے سونے کا صندوق دیکھنے کی اجازت دیدی۔ بہت سی رسوم ادا کی گئیں۔ جن میں ایک رسم دو سانڈوں کی قربانی کی بھی تھی۔ یہ رسم فراعنہ مصر کے زمانہ میں ادا کی جاتی تھی۔ بازار سجائے گئے۔ شام کے وقت آتش بازی چلائی گئی۔ مسٹر کارٹر اور ان کے عملہ کا کوئی حاضر نہ تھا۔

——مولوی نثار احمد صاحب کانپوری کے جو سندھ میں گئے ہوئے تھے۔ اور ان کی اہلیہ شاہجہان پور میں تھیں۔ ۵ / مارچ کو ان کے گھر میں آگ لگ گئی۔ جب کواڑ کھول کر دیکھا گیا۔ تو تمام سامان جلکر راکھ کا ڈھیر ہو گیا تھا۔

——۷ / مارچ کی خبر ہے۔ کہ خانصاحب مرزا غلام حسین صاحب انسپکٹر پولیس نولکھانے دفتر سیاست کی تلاشی کی اور ستمبر سے دسمبر ۲۳ء تک کے پرچے قبضہ میں کر لئے۔

——بمبئی میں گولی چلی ۵ پانچ اشخاص مر گئے۔ اور چار اشخاص زخمی ہوئے۔ پولیس اور فوج گشت کر رہی ہے

## پروگرام مجلس مشاورت

**۲۰ / مارچ بروز جمعرات**

| | |
|---|---|
| ۹ بجے سے ۵۰.۹ بجے صبح تک | افتتاحی تقریر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی |
| ۵۰.۹ بجے سے ۱۲ بجے تک | محکمہ جات کی سالانہ رپورٹیں |
| ۱۲ بجے سے ۱ بجے تک | تقرر سب کمیٹی ہائے |

نماز ظہر و عصر

| | |
|---|---|
| ۲ بجے سے ۶ بجے شام تک | اجلاسات سب کمیٹی ہائے |

**۲۱ / مارچ بروز جمعہ**

| | |
|---|---|
| ۸ بجے صبح سے ۱۱ بجے تک | رپورٹ ہائے سب کمیٹی و مشورہ |

نماز جمعہ

| | |
|---|---|
| ۳ بجے سے ۵ بجے شام تک | رپورٹ ہائے سب کمیٹی و مشورہ |

**۲۲ / مارچ بروز ہفتہ**

| | |
|---|---|
| ۸ بجے صبح سے ۱۲ بجے تک | رپورٹ ہائے سب کمیٹی و مشورہ |

نماز ظہر و عصر

| | |
|---|---|
| ۲ بجے سے ۶ بجے شام تک | رپورٹ ہائے سب کمیٹی مشورہ |

نوٹ:۔ مشاورت تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے ہال میں منعقد ہوگی۔ اور داخلہ بذریعہ ٹکٹ ہوگا۔ والسلام

خاکسار

رحیم بخش سیکرٹری مشاورت ۸ / مارچ ۱۹۲۴ء

## تبلیغی سکرٹری صاحبان کو اطلاع

جماعت احمدیہ کے تبلیغی سکرٹری صاحبان کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنی اپنی سالانہ مساعی اور ان کے نتائج کی رپورٹ ۱۸ / مارچ ۲۴ء تک مجھے پہنچا دیں۔ تاکہ مجلس مشاورت میں انکو پیش کیا جا سکے۔ اس میں قطعا کوتاہی نہیں ہونی چاہیئے۔

زین العابدین۔ ناظر دعوت و تبلیغ

(باہتمام شیخ عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام قادیان میں چھپ کر شائع ہوا)